رمضان المبارک میں پوچھے جانے والے عمومی سوالات کے مدلل جوابات کا مجموعہ بنام

ماہ مواسات اور آپ کے سوالات کے جوابات

از قلم: خالد تسنیم المدنی

(غفر اللہ ذنبہ الخفي والجلي)

ISLAMIC QUERIES

+44 7429 436 326 /IslamicQueriesUK /IslamicQueries

روزہ کی حالت میں انجیکشن(Injection) لگوانے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ روزے کی حالت میں نس یا گوشت میں انجیکشن(Injection) لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ ۔سائل:کائنات راجہ (UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں انجیکشن(ٹیکہ) لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا(روزہ نہیں ٹوٹتا) خواہ نس میں میں لگایا جائے یا گوشت میں، کیونکہ بدن میں داخل ہونے والی چیز سے روزہ اسی وقت فاسد ہوتا ہے جبکہ وہ منافذ اصلیہ(بدن میں قدرتی راستے جیسے منہ،ناک وغیرہ) کے ذریعے بدن میں داخل ہو یا پھر وہ جوفِ معدہ یا جوفِ دماغ تک پہنچے ،اور جو چیز مسامات (pores)کے ذریعے جسم میں داخل ہو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ، اور انجیکشن کے ذریعے دوائی بدن میں منافذ کے راستے (Natural Routes) داخل نہیں ہوتی اور نہ جوفِ معدہ اور جوفِ دماغ تک پہنچتی ہے بلکہ خود ساختہ راستے کے ذریعے بدن میں منتقل کی جاتی ہے لہذا اس سے روزہ بھی فاسد نہیں ہو گا۔

چنانچہ الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

وَمَا يَدْخُلُ مِنْ مَسَامِّ الْبَدَنِ مِنْ الدُّهْنِ لَا يُفْطِرُ

ترجمہ:جو تیل مسامات کے ذریعے بدن میں داخل ہو وہ مفسد صوم نہیں ہوتا

(الفتاوی الهندية المعروف فتاوی عالمگیری ، ج 1 ص 203 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے

لِأَنَّ الدَّاخِلَ مِنْ الْمَسَامِّ الْغَيْرِ النَّافِذَةِ لَا يُنَافِي

ترجمہ:اس لیے کہ منافذ کے علاوہ مسامات کے ذریعے داخل ہونے والی اشیاء منافی صوم نہیں ہوتی
(مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر ج 1 ص 244)

اور اس بات پر بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص پانی میں نہائے اور اس کے بدن میں برودت (ٹھنڈک) محسوس ہو تو اس سے کا روزہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ وہ پانی کی برودت مسامات کے ذریعے گئی ہے۔چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے

أَنَّ مَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ فَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ أَنَّهُ لَا يُفْطِرُهُ

ترجمہ:جو شخص پانی میں نہائے اور اس نے پانی کی ٹھنڈک اپنے بدن میں محسوس کی تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

(رد المحتار علی الدر المختار، ج2 ص 396 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور رد المحتار ہی میں ہے

وَالْمُفْطِرُ إنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ

ترجمہ:جو چیز بدن میں منافذ (Natural Routs) کے ذریعے داخل ہو وہ روزے کو فاسد کر دیتی ہے۔
(رد المحتار علی الدر المختار، ج2 ص 395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور فتح القدیر میں ہے

وَالْمُفْطِرُ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ کالمدخل و المخرج لا من المسام

ترجمہ:جو چیز منافذ کے راستے (Natural Routs) داخل ہو وہ روزے کو فاسد کرتی ہے جیسے مدخل (ناک، منہ وغیرہ) اور مخرج (پاخانے کا مقام وغیرہ)، نہ کہ جو مسامات کے ذریعے داخل ہو۔
(فتح القدیر، کتاب الصوم، باب ما یوجب القضاء و الکفارۃ ج2 ص 257)

اور انجیکشن (ٹیکہ) کی دوائی بدن میں منافذ کے ذریعے داخل نہیں ہوتی اس لیے یہ مفسد صوم بھی نہیں۔

اور اس بات کی تصریح بھی ملتی ہے کہ اگر کسی شخص کو سانپ یا بچھو کاٹے اور اس کا زہر (poison) جسم میں

سرایت کر جائے تو اس کا روزے فاسد نہیں ہوتا کیونکہ یہ زہر اس کے بدن میں مسامات کے راستے داخل ہوا ہے، اسی طرح انجیکشن سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ اس کی دوائی بدن میں مسامات لے راستے داخل ہوتے ہیں۔

البتہ روزے کے اثرات میں تخفیف کے لیے طاقت یا غذائی انجیکشن لگوانا مکروہ ہے کیونکہ اس سے روزے کا اصل مقصد فوت ہوجاتا ہے۔

هذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب
المفتقر الی رحمة اللہ التوّاب

الجواب صحیح
ابو اطہر مفتی محمد اظہر المدنی (سلمہ الغنی)
رئیس دارالافتاء فیضان شریعت

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غفراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)
المتخصص في الفقه الاسلامي
23/05/2018

حالتِ روزہ انہیلر(inhaler)استعمال کرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا روزے کی حالت میں انہیلر (inhaler) استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟۔سائل:فاروق (UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں انہیلر(Inhaler) ، گیس پمپ (Gas pump)یا دمہ کا سپرئے(Asthma Spray) استعمال کرنے سے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے،کیونکہ صائم اپنے قصد و ارادہ سے کسی شے کا دھواں یا غبار

اپنے حلق یا دماغ میں عمدًا بے حالتِ نسیانِ صوم داخل کرے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ جو چیزیں خارج سے معدہ میں داخل ہوتی ہیں وہ تین طرح کی ہیں :

1-اول: وہ جن سے کسی وقت بھی روزہ دار کو احتراز (بچنا) ممکن نہیں جیسے ہوا

2-دوم: وہ جن سے کبھی کبھی سابقہ ہر شخص کو پڑتا ہے اور اس سے کلی طور پہ احتراز ممکن نہیں جیسے غبار و دخان(دھواں) کا داخل ہونا کہ کسی نہ کسی طرح انسان کو ان سے قرب کی حاجت ضرور ہے اور انسان کے لئے اس سے احتراز ممکن نہیں

ان دونوں چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چنانچہ در المختار میں علامہ حصکفی علیہ رحمۃ القوي لکھتے ہیں

أَوْ دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارٌ أَوْ ذُبَابٌ أَوْ دُخَانٌ وَلَوْ ذَاكِرًا اسْتِحْسَانًا لِعَدَمِ إمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ

ترجمہ :اگر حلق میں غبار، مکھی یا دھواں خود بخود داخل ہو گیا تو استحسانًا روزہ نہیں فاسد نہیں ہو گا کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں

(در المختارمع رد المحتار، کتاب االصوم، باب مایفسد الصوم و مالا یفسد، ج2 ص 395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

وَمَا لَيْسَ بِمَقْصُودٍ بِالْأَكْلِ، وَلَا يُمْكِنُ الِاحْتِرَازُ عَنْهُ كَالذُّبَابِ إذَا وَصَلَ إلَى جَوْفِ الصَّائِمِ لَمْ يُفْطِرْهُ

ترجمہ:اور جس چیز کا کھانا مقصود نہیں ہوتا اور اس سے بچنا بھی ممکن نہیں جیسے مکھی تو اگر یہ روزہ دار کے پیٹ میں خود بخود پہنچ جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا

(الفتاوی الهندية المعروف فتاوی عالمگیری ج 1 ص 203)

اور فتاوی عالمگیری ہی میں ہے

وَلَوْ دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارُ الطَّاحُونَةِ أَوْ طَعْمُ الْأَدْوِيَةِ أَوْ غُبَارُ الْهَرْسِ، وَأَشْبَاهُهُ أَوْ الدُّخَانُ أَوْ مَا سَطَعَ مِنْ غُبَارِ التُّرَابِ بِالرِّيحِ أَوْ بِحَوَافِرِ الدَّوَابِّ، وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ لَمْ يُفْطِرْهُ

ترجمہ: اور اگر آٹے کی چکی کا غبار، دوائی کا ذائقہ(tast)، غلے کا غبار اور اس جیسی بقیہ چیزیں، دھواں اور جو زمین سے ہوا یا جانوروں کے کھروں کی وجہ سے اڑنے والا گردوغبار (dust) یا اس جیسی بقیہ چیزیں حلق میں خود بخود داخل ہو گئیں تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

(الفتاوی الهندية المعروف فتاوی عالمگیری ج 1 ص 203)

3- سوم: وہ جن سے ہمیشہ تحرز کر سکتا ہے جیسے جماع و طعام و شراب اور انہیں میں دخان و غبار کا بالقصد داخل کرنا ہے۔

اور یہ مفسد صوم ہے چنانچہ در المختار میں علامہ حصکفی علیہ رحمۃ القوی لکھتے ہیں

لَوْ أَدْخَلَ حَلْقَهُ الدُّخَانَ أَفْطَرَ أَيَّ دُخَانٍ كَانَ وَلَوْ عُودًا أَوْ عَنْبَرًا لَهُ ذَاكِرًا لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ

ترجمہ: اگر اس نے اپنے حلق میں خود دھواں داخل کیا تو روزہ یاد ہونے کی صورت میں روزہ ٹوٹ گیا خواہ وہ دھواں کسی بھی چیز کا ہو لکڑی کا ہو یا عنبر کا، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے

(در المختارمع رد المحتار، ج2 ص 395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اسی کے تحت ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ السامی لکھتے ہیں

حَتَّى لَوْ تَبَخَّرَ بِبَخُورٍ وَآوَاهُ إلَى نَفْسِهِ وَاشْتَمَّهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ وَهَذَا مِمَّا يَغْفُلُ عَنْهُ كَثِيرٌ مِنْ النَّاسِ

ترجمہ:یہاں تک کہ اگر بخور(خوشبو کی ایک قسم)سلگ رہی تھی اور اس نے اپنے قریب کیا اور روزہ یاد ہونے کی صورت میں اسے سونگھا تو روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہےیہی وہ چیز ہے جس سے اکثر لوگ غافل ہیں۔

(رد المحتار علی الدر المختار، ج2 ص 395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور الفتاوی الهندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

وَلَوْ أَخَذَ الذُّبَابَ، وَأَكَلَهُ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ دُونَ الْكَفَّارَةِ

اور اگر کسی نے مکھی پکڑی اور پکڑ کر اس کو کھا گیا تو (اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور) اس پر اس روزہ کی قضا کرنا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری ج 1 ص 203)

اور حالتِ روزہ انہیلر(inhaler) ، گیس پمپ (Gas pump) یا دمہ کا سپرئے (Asthma Spray) استعمال کرنا بھی اسی قسم سوم کے قبیل سے ہے

کیونکہ اس سے تحرز ممکن ہے اورصائم اپنے قصد و ارادہ سے خود اسے بدن میں داخل کر رہا ہے لہذا انہیلر(inhaler) ، گیس پمپ (Gas pump) یا دمہ کا سپرئے (Asthma Spray) استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

ھـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــراللہ الغني ذنبہ الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقہ الاسلامي

23/05/2018

الجواب صحیح و المجیب نجیح

مفتی محمد عطا اللہ نعیمی (عفي عنہ)

رئیس دارالحدیث ودارالافتاء جامعۃ النور

جمعیت أشاعت اھلسنت پاکستان

سفر میں روزہ کب چھوڑ سکتے ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسافر کے لیے کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟کیا ہر سفر کرنے والا شخص روزہ چھوڑ سکتا ہے ؟۔سائل:شہباز احمد (مانچیسٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

سفر میں روزہ چھوڑنے کی اجازت چند شرائط پر موقوف ہے جس سفر میں یہ یہ شرائط پائیں جائیں اس میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے مطلب اگر نہیں رکھے گا تو گناہگار نہیں مگر آسانی ہو تو رکھ لینا افضل ہے اور اگر رخصت پر عمل کر کے نہ رکھے تو بعد میں قضا کرے

1-وہ شرعی سفر ہویعنی کم ازکم بانوے کلو میٹر(92Km)یا ساڑھے ستاون میل(57.5Miles)کا لمبا سفر ہو، اگر اس سے کم سفر ہے تو روزے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

2- ابتداء سفر سے ہی اتنا لمبا سفر کرنے کا مستقل قصد وارادہ رکھتا ہو، اگر ٹکڑے ٹکڑے کر بانوے کلو میٹر یا ساڑھے ستاون میل سے کم سفر کا ارادہ ہے تو روزے چھوڑنے کی اجازت نہیں

3-طلوعِ فجر (صبح صادق)حالت سفر میں ہو، اگر صبح صادق کے بعد یا دن میں سفر شروع کیا تو روزے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

چنانچہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

ترجمہ: اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا ۔

(سورۃ البقرۃ، 185)

اور رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزے رکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر تو چاہے تو روزہ افطار کرلے ۔

(صحیح مسلم ،کتاب الصوم، رقم الحدیث 1121 مطبوعہ دار احیاء التراث العربي،بیروت)

اور حاشیۃ الطحطاوی علی مراقي الفلاح میں ہے

وللمسافرالذي أنشأ السفر قبل طلوع الفجرإذلا يباح له الفطربإنشائه بعدماأصبح صائما

ترجمہ: اور اس مسافر کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے جس نے طلوع فجر(صبح صادق) سے پہلے سفر کیا، کیونکہ جس نے صبح روزہ رکھنے کے بعد سفر شروع کیا اسے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

(حاشیۃالطحطاوی علی مراقي الفلاح ،ج 1 ص 685,686، دار الکتب العلمیة بیروت)

اور درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے

وَمَحَلُّ جَوَازِ الْفِطْرِ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يُسَافِرَ قَبْلَ شُرُوعِهِ فِي الصَّوْمِ أَمَّا لَوْ سَافَرَ فِي يَوْمٍ أَنْشَأَ فِيهِ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ الْفِطْرُ

ترجمہ:۔ مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا اصل محل اس کا روزہ شروع کرنے سے پہلے سفر کرنا ہے بہر حال اگر کسی نے دن میں سفر کیا جس میں روزہ رکھ چکا تھا تو اب روزہ توڑنا اس کے لئے جائز نہیں ۔

(درر الحكام شرح غرر الاحكام ، كتاب الصوم،ج 1 ص 209 مطبوعہ دار احیاء الكتب العربیۃ)

اور ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ السامی فرماتے ہیں

فَلَوْ سَافَرَ بَعْدَ الْفَجْرِ لَا يَحِلُّ الْفِطْرُ

ترجمہ: اور اگر سفر فجر طلوع ہونے کے بعد کیا تو روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔

(رد المحتار على الدر المختار، کتاب الصلوۃ، ج2 ص 431 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور فتاوی عالمگیری میں روزہ کو چھوڑنے والے اعذار بیان کرتے ہوئے لکھا ہے

مِنْهَا السَّفَرُ الَّذِي يُبِيحُ الْفِطْرَ وَهُوَ لَيْسَ بِعُذْرٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَنْشَأَ السَّفَرَ فِيهِ كَذَا فِي الْغِيَاثِيَّةِ. فَلَوْ سَافَرَ نَهَارًا لَا يُبَاحُ لَهُ الْفِطْرُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ

ترجمہ: روزہ کو ترک کرنے والے اعذار میں سفر بھی ایک عذر ہے لیکن یہ سفر اس دن کا روزہ ترک کرنے کے لئے عذر نہیں ہے جس دن میں سفر شروع کیا جیسا کہ غیاثیہ میں ہے، لہذا اگر کسی نے دن چڑھے سفر کیا تو اسے اس دن کا روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔

(الفتاوى الهندية المعروف فتاوى عالمگیری ،کتاب الصوم، ج 1 ص 206 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

وللمسافر أي سفرا شرعيا وهو الذي تقصر فيه الصلاة ولو لمعصية

ترجمہ: اور مسافر سے مراد جو سفر شرعی کرے اور سفر شرعی وہ ہوتا ہے جس میں نماز قصر کرکے پڑھی جاتی ہے اگرچہ وہ سفر کسی گناہ کے ارادہ سے ہو۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقي الفلاح ،ج 1 ص 685 ،دار الكتب العلمية بيروت)

اورجد الممتار علی ردالمحتار میں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان فرماتے ہیں

والمعتاد المعهود فی بلادنا أن كل مرحلة ١٢ كوس، وقد جربت مرارا كثيرة بمواضع شهيرة ،٨ أن الميل الرائج فی بلادناخمسة أثمان كوس المعتبر ههنا، فاذا ضربت الاكواس فی

۔٥/١، وأميال مسيرة ثلاثة أيام ١٩۔٥٧ وقسم الحاصل على ٥ كانت أميال رحلة واحدة ٥/٣ أعنى ٦۔٥٧۔

ترجمہ:ہمارے بلادمیں معتاد و معہود یہ ہے کہ ہر منزل بارہ کوس کی ہوتی ہے میں نے بار بار بکثرت مشہور جگھوں میں آزمایا ہے کہ اس وقت ہمارے بلادمیں جو میل رائج ہے۔ وہ 5/8 کوس جب کوسوں کو 8 میں ضرب دیں اور حاصل ضرب کو 5 پر تقسیم کریں تو حاصل قسمت میل ہوگا،اب ایک منزل 1/5 — 19.2= 19 میل کی ہوئی اور تین دن کی مسافت 3/5 — 57 میل یعنی 57.6 میل۔

(جدالمتار على ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج3 ، ص562-563 مطبوعه مكتبة المدينة پاكستان)

اوربہار شریعت میں مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں

سفر سے مراد سفر شرعی ہے یعنی اتنی دُور جانے کے ارادہ سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو، اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لیے ہو۔دن میں سفر کیا تو اُس دن کا روزہ افطار کرنے کے لیے آج کا سفر عذر نہیں ۔ البتہ اگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہ آئے گا مگر گنہگار ہوگا اور اگر سفر کرنے سے پہلے توڑ دیا پھر سفر کیا تو کفارہ بھی لازم اور اگر دن میں سفرکیا اور مکان پر کوئی چیز بھول گیا تھا، اُسے لینے واپس آیا اور مکان پر آکر روزہ توڑ ڈالا تو کفارہ واجب ہے۔

(بہار شریعت،حصہ پنجم،روزے کا بیان، ج 1 ص 986 مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ پاکستان)

هــذاما سنح لى،والله اعلم بالصواب

المفتقـــــــــر الى رحمة الله التـوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

23/05/2018

الجواب صحيح و المجيب نجيح

مفتی محمد عطا اللہ نعیمی (عفي عنه)

رئیس دارالحدیث ودارالافتاء جامعۃ النور

جمعیت أشاعت اهلسنت پاکستان

حالتِ روزہ میں نیکوٹن پیچ (Nicotine Patch) استعمال کرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا نیکوٹن پیچ (Nicotine Patch) روزے کی حالت میں استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟۔سائل:شہباز(UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں نیکوٹن پیچ (Nicotine Patch) استعمال کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا(نہیں ٹوٹتا) کیونکہ اس کو جسم کی بیرونی سطح مثلاً بازو،ٹانگ یا کمر وغیرہ پر لگایا جاتا ہے اور اس کے اثرات مسامات کے ذریعے خون یا جسم کے اندرونی حصے میں داخل ہوتے ہیں اور جو چیز مسامات (pores)کے ذریعے جسم میں داخل ہو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ، بلکہ جو چیز منافذ اصلیہ(بدن میں قدرتی راستے جیسے منہ،ناک وغیرہ) کے ذریعے بدن میں داخل ہو وہ مفسد صوم ہوتی ہے۔چنانچہ الفتاوی الهندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

وَمَا يَدْخُلُ مِنْ مَسَامِّ الْبَدَنِ مِنْ الدُّهْنِ لَا يُفْطِرُ

ترجمہ:جو تیل مسامات کے ذریعے بدن میں داخل ہو وہ مفسد صوم نہیں ہوتا۔

(الفتاوی الهندية المعروف فتاوی عالمگیری ، ج 1 ص 203 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے

لِأَنَّ الدَّاخِلَ مِنْ الْمَسَامِّ الْغَيْرِ النَّافِذَةِ لَا يُنَافِي

ترجمہ:اس لیے کہ منافذ کے علاوہ مسامات کے ذریعے داخل ہونے والی اشیاء منافی صوم نہیں ہوتی

(مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر ج 1 ص 244)

اور اس بات پر بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص پانی میں نہائے اور اس کے بدن میں برودت (ٹھنڈک) محسوس ہو تو اس سے کا روزہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ وہ پانی کی برودت مسامات کے ذریعے گئی ہے۔چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ السامی فرماتے ہیں

وَالْمُفْطِرُ إنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ لِلِاتِّفَاقِ عَلَى أَنَّ مَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ فَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ أَنَّهُ لَا يُفْطِرُ

ترجمہ:جو چیز بدن میں منافذ (Natural Routs) کے ذریعے داخل ہو وہی روزے کو فاسد کرنے والے ہے (رہا منافذ کے علاوہ سے دخول تو وہ مفسد صوم نہیں) کیونکہ اس بات پر اتفاق ہے جو شخص پانی میں نہائے اور اس نے پانی کی ٹھنڈک اپنے بدن میں محسوس کی تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

(رد المحتار علی الدر المختار، ج2 ص 396,395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور فتح القدیر میں ہے

وَالْمُفْطِرُ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ كالمدخل و المخرج لا من المسام

ترجمہ:جو چیز منافذ کے راستے (Natural Routs) داخل ہو وہ روزے کو فاسد کرتی ہے جیسے مدخل (ناک،منہ وغیرہ) اور مخرج (پاخانے کا مقام وغیرہ)،نہ کہ جو مسامات کے ذریعے داخل ہو۔

(فتح القدیر، کتاب الصوم ،باب ما یوجب القضاء و الکفارۃ ج2 ص 257)

اور نیکوٹن پیچ کے اثرات بدن میں منافذ کے ذریعے داخل نہیں ہوتے اس لیے یہ مفسد صوم بھی نہیں۔

ھذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقر الی رحمۃ اللہ التوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غفراللہ الغنی ذنبہ الخفی و الجلی)
المتخصص في الفقه الاسلامي
21/05/2018

ذالك كذلك و أني مصدق لذلك
مفتی عطا محمد مشاہدی (عفی عنہ)
رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت ،یوپی،ھند

روزے کی حالت میں کاٹن بڈ (Cotton Bud) استعمال کرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا روزے کی حالت میں کان صاف کر سکتے ہیں؟ اور کیا کان صاف کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟۔سائل: منیر احمد (UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں کسی کپڑے، تنکے یا کاٹن بڈ (Cotton Bud) سے کان صاف کر سکتے ہیں اور اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا، چنانچہ در المختار میں علامہ حصکفی علیہ رحمۃ القوی لکھتے ہیں

لَوْ حَكَّ أُذُنَهُ بِعُودٍ ثُمَّ أَخْرَجَهُ وَعَلَيْهِ دَرَنٌ ثُمَّ أَدْخَلَهُ وَلَوْ مِرَارًا

ترجمہ: اگر لکڑی سے کان کھجایا اور اُس پر کان کا میل لگ گیا پھر وہی (میل لگا ہوا تنکا) کان میں ڈالا، اگرچہ چند بار کیا ہو (تو روزہ فاسد نہیں ہوا)۔

(در المختارمع رد المحتار، کتاب االصوم، باب مایفسد الصوم و مالا یفسد، ج2 ص396 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور اسی کے تحت رد المحتار میں فتاوی بزازیہ کے حوالے سے لکھا ہے

أَنَّهُ لَا يُفْسِدُ بِالْإِجْمَاعِ

ترجمہ: (کان کی تنکے سے صفائی کرنے سے) بالاجماع روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصیام، ج2 ص 396 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی بہار شریعت میں فرماتے ہیں

یا تنکے سے کان کھجایا اور اُس پر کان کا میل لگ گیا پھر وہی میل لگا ہوا تنکا کان میں ڈالا، اگرچہ چند بار کیا ہو یا دانت یا مونھ میں خفیف چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لعاب کے ساتھ خودہی اُترجائے گی اور وہ اُتر گئی یا دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا، مگر حلق سے نیچے نہ اُترا تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ گیا۔

(بہار شریعت،حصہ پنجم،روزے کا بیان، ج 1 ص 982 مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ پاکستان)

ھذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقر الی رحمۃ اللہ التوّاب

ذالك كذلك وأني مصدق لذلك
مفتی عطا محمد مشاہدی (عفي عنه)
رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت ،یوپی،ھند

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غفراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)
المتخصص في الفقه الاسلامي
13/06/2018

سفر میں سحر و افطار کس شہر کے اعتبار سے ہوگا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے کہ میں برمنگھم کا مستقل رہائشی ہوں مگر اپنے کام کے سلسلے میں لندن آیا ہوں تو مجھے افطاری لندن کے وقت مطابق کرنا ہوگی یا اپنے گھر(برمنگھم) کے مطابق ؟نیز کل صبح سحری کا وقت بھی بتا دیں کہ اختتام سحری کس وقت پر کرنا ہوگی۔

سائل:ڈاکٹر حسیب (UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

آپ کو سحری اور افطاری لندن کے وقت مطابق کرنا ہوگی اگرچہ آپ کا گھر برمنگھم میں ہے کیونکہ صائم جس جگہ موجود ہو وہاں کے وقتِ سحور و افطار کا اعتبار ہوتا ہے ، اس کے گھر کا نہیں۔ لہذا جب لندن کے

حساب سے سورج غروب ہو جائے تو آپ افطار کر لیں اگرچہ برِ منگھم میں ابھی سورج غروب نہ ہوا ہو۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے

وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِۚ

ترجمہ:اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی (صبح) کا ڈورا سیاہی (رات) کے ڈورے سے ممتاز ہوجائے پھر رات آنے تک روزوں کو پورا کرو۔

(سورة البقرة، 187)

اس آیت میں ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ کے تحت تفسیر منیر میں ہے

أَتِمُّوا الصِّيامَ من الفجر إلى اللَّيْلِ أي غروب الشمس

ترجمہ: روزہ طلوعِ فجر سے لیکر سورج غروب ہونے تک مکمل کرو۔

(التفسير المنير ج 2 ص 148)

اور صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

ترجمہ:جب رات اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن ادھر (مغرب) میں چلا جائے کہ سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار اپنا روزہ افطار کر لے۔

(صحيح البخاري ،كتاب الصوم، رقم الحديث 1954 مطبوعہ دار طوق النجاة)

اور سورج غروب اور فجر طلوع ہونے میں روزہ دار (جہاں موجود ہے وہاں) کی جگہ کا اعتبار ہے۔چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے

وَمَنْ كَانَ عَلَى مَكَان مُرْتَفِعٍ كَمَنَارَةِ إسْكَنْدَرِيَّةَ لَا يُفْطِرُ مَا لَمْ تَغْرُبْ الشَّمْسُ عِنْدَهُ وَلِأَهْلِ الْبَلْدَةِ الْفِطْرُ إنْ غَرُبَتْ عِنْدَهُمْ قَبْلَهُ وَكَذَا الْعِبْرَةُ فِي الطُّلُوعِ فِي حَقِّ صَلَاةِ الْفَجْرِ أَوْ السُّحُورِ

ترجمہ: اگر کوئی روزہ دار کسی بلند مکان پر ہو جیسے کہ اسکندریہ کا منارہ (Lighthouse of Alexandria) تو جب تک اس بلند جگہ کے اعتبار سے اس کے نزدیک سورج غروب نہ ہو جائے وہ روزہ افطار نہیں کرے گا اور شہر والے اپنا روزہ جب ان کے نزدیک سورج غروب ہو تب کریں گے اور شہر والوں کا سورج بلند مکان والے شخص کے مقابلہ میں جلدی ہو گا اور اسی طرح فجر کی نماز یا سحری کے حق میں طلوع کا اعتبار ہو گا۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصوم، ج2 ص 420 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

یاد رہے! لندن میں کل بروز پیر آٹھائیس مئی (28/05/2018) سحری کا آخری وقت تقریباً 00:57AM ہے۔

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــــر الی رحمة اللہ التـوّاب

لقد اصاب من اجاب

مفتی عطا محمد مشاھدی (عفي عنه)

رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا

پیلی بھیت ،یوپی،ھند

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)

27/05/2018

روزے کی حالت میں سرخی (Lipstick) استعمال کرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا روزے کی حالت میں سرخی (Lipstick) لگا سکتے ہیں؟ اور کیا سرخی (Lipstick) لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟۔سائل: حیدر علی (UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں سرخی (Lipstick) جو حلال اجزاء سے مرکب ہو لگا سکتے ہیں اور اس سے روزہ بھی فاسد نہیں ہوگا جبکہ زبان یا تھوک کے ذریعے اس کے ذرات حلق میں نہ جانے کا یقین ہو، اور اگر اس کے ذرات حلق میں چلے گئے تو روزہ فاسد ہو جائے گا(ٹوٹ جائے گا) اس لئے جس کو زبان بار بار اپنے ہونٹوں پر پھیرنے کی عادت ہو اس کو روزے کی حالت میں سرخی کا استعمال ممنوع و مکروہ ہے

چنانچہ کتاب المبسوط میں امام سرخسی علیہ رحمۃ القوی لکھتے ہیں

وَإِذَا ذَاقَ الصَّائِمُ بِلِسَانِهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَدْخُلْ حَلْقَهُ لَمْ يُفْطِرْ

ترجمہ: اور اگر روزہ دار نے اپنی زبان سے کسی چیز کو چکھا اور (وہ چیز یا اس کے اجزاء) حلق میں داخل نہیں ہوئے تو روزہ نہ گیا

(كتاب المبسوط للسرخسی ج 3 ص 93 ،مطبوعه دار المعرفة بيروت)

اور مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے

وَلَوْ تَغَيَّرَ رِيقُ الْخَيَّاطِ بِخَيْطٍ مَصْبُوغٍ وَابْتَلَعَهُ إنْ صَارَ رِيقُهُ مِثْلَ صَبْغِ الْخَيْطِ فَسَدَ وَإِلَّا لَا

ترجمہ:اور اگر درزی(Dress maker/ Tailor)کی تھوک کا رنگ رنگین دھاگہ(منہ میں ڈالنے کی وجہ سے)تبدیل ہوگیا اور اس رنگین تھوک کو نگل گیا، اگر تو اس کی تھوک کا رنگ دھاگے کے رنگ کی طرح تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر اس کی تھوک کا رنگ دھاگے کے رنگ کی طرح نہیں تھا تو پھر روزہ نہیں ٹوٹا۔

(مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر ج 1 ص 246،مطبوعہ دار احياء التراث العربي،بيروت)

اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

وَلَوْ كَانَ الْخَيَّاطُ يَخِيطُ بِخَيْطٍ مَصْبُوغٍ وَهُوَ يَبُلُّ بِرِيقِهِ وَيَبْلَعُهُ فَإِنْ تَغَيَّرَ بِهِ رِيقُهُ وَصَارَ مِثْلَ صِبْغِهِ فَسَدَ صَوْمُهُ

ترجمہ:اور اگر درزی(Dress maker/ Tailor)رنگین دھاگے سے کپڑے سلائی کرتا تھا اور اس نے دھاگے کو اپنی تھوک سے تر(wet)کیا اور پھر وہ تھوک نگل گیا، اگر تو اس کا تھوک رنگین دھاگے کی وجہ سے متغیر ہوگیا اور اس کی رنگت بھی ویسی ہوگئی تو اس کا روزہ فاسد ہوگیا (ٹوٹ گیا)۔

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق كتاب الصوم، ج 1 ص231 مطبوعہ المطبعة الكبرى الأميرية القاهرة ،مصر)

اور ہدایہ میں امام ابو الحسن برہان الدین المرغینانی لکھتے ہیں

ومن ذاق شيئا بفمه لم يفطر لعدم الفطر صورة ومعنى ويكره له ذلك لما فيه من تعريض الصوم على الفساد

ترجمہ:اور جس نے منہ میں کسی چیز کو چکھا تو روزہ نہ ٹوٹا(جبکہ حلق میں کچھ نہ گیا ہو) کیونکہ یہاں صورتاً اور معنیً روزے کا ٹوٹنا نہیں پایا جا رہا اور ایسا کرنا مکروہ ضرور ہے کیونکہ اس میں جان بوجھ کر روزے کے فاسد ہونے پر پیش کیا جا رہا ہے۔

(هدايہ شرح بداية المبتدى، ج 1 ص 123 مطبوعہ دار احياء التراث العربي،بيروت)

اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ہی میں ہے

وَكُرِهَ ذَوْقُ شَيْءٍ وَمَضْغُهُ بِلَا عُذْرٍ

ترجمہ: بلاعذر شرعی کسی چیز کو چکھنا اور چبانا مکروہ ہے۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق کتاب الصوم، ج 1 ص230 مطبوعہ المطبعة الکبری الأمیریة القاھرة ،مصر)

اور کتاب المبسوط میں امام سرخسی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں

وَيُكْرَهُ لَهُ أَنْ يُعَرِّضَ نَفْسَهُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا؛ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَدْخُلَ حَلْقَهُ بَعْدَ مَا أَدْخَلَهُ فَمَه فَيَحُومَ حَوْلَ الْحِمَى قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ رَتَعَ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ

ترجمہ: اپنے آپ کو (بلا عذر شرعی) ایسی چیز پر پیش کرنا (جس کے اجزاء حلق میں جانے کا اندیشہ ہو) مکروہ ہے کیونکہ اس کو منہ میں داخل کرنے کے بعدوہ اس بات سے محفوظ نہیں کہ چیز یا اس کے اجزاء اس کے حلق میں داخل ہو جائیں گویا یہ ممنوع چراگاہ کے قریب خود جا رہا ہے جیسا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جو کوئی ممنوع چراگاہ کے آس پاس اپنے جانور چرائے وہ قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے۔

(کتاب المبسوط للسرخسی ج 3 ص 93 ،مطبوعه دار المعرفة بیروت)

ھـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب
المفتقــــــر الی رحمة اللہ التـوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفــــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)

29/05/2018

ذالك كذلك وأني مصدق لذلك

مفتی عطا محمد مشاھدی (عفي عنه)

رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا

پیلی بھیت ،یوپی،ھند

امتحان کی وجہ سے روزہ چھوڑنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ کیا امتحانات کی وجہ سے رمضان کا فرض روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟

سائل: عبداللہ (برطانیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

امتحانات کی وجہ سے رمضان کا فرض روزہ نہیں چھوڑ سکتے۔ مگر کوئی اس غلط فہمی میں بھی نہ رہے کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو آسانیاں نہیں دیں بلکہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

ترجمہ: اللہ تعالی کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر (البقرہ 286)

یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام میں کسی عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت دی گئی ہے جیسے کوئی شخص سفر میں ہو یا بیمار ہو تو شریعت خود انہیں اجازت دیتی ہے کہ یہ فی الوقت روزہ نہ رکھیں لیکن جب سفر سے واپس آجائیں اور بیماری سے تندرست ہو جائیں تو پھر اس روزے کی قضا کر لیں، چنانچہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

ترجمہ: اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ (البقرہ 185)

اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی شریعت نے اجازت دی ہے جبکہ انہیں اپنی یا بچے کی جان کا خطرہ ہوکہ وہ فی الوقت روزہ نہ رکھیں لیکن جب قادر ہو جائیں تو اس وقت روزہ رکھ لیں لیکن اس کے باوجود فقط امتحان کی وجہ سے رمضان کا فرض روزہ چھوڑنا اس کی شریعتِ محمدیہ میں اجازت نہیں ہے

چنانچہ مسند امام احمد کی حدیثِ مبارکہ ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ، وَلَا رُخْصَةٍ، لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَإِنْ صَامَهُ

ترجمہ: جو کوئی شخص رمضان کا ایک دن کا روزہ بغیر بیماری کے اور بغیر کسی عذر شرعی کے چھوڑے گا تو اس کے بعد پورے زمانے بھر کا روزہ رکھنا بھی اس کی مثل نہیں ہو سکتا

(مسند امام احمد رقم الحدیث 10081)

بلکہ اللہ جل مجدہ نے جہاں پر جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی اس کے بعد یہ بھی ارشاد فرمایا

وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اور اگر تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

(البقرہ 184)

لہٰذا اگر کسی کے امتحانات رمضان المبارک میں ہوں تو اس وجہ سے روزہ چھوڑنے کی ہر گز ہر گز اجازت نہیں، اور نہ ہی اسے چھوڑنا چاہیے بلکہ وہ روزہ رکھے، ممکن ہے روزے کی برکت سے کامیابی نصیب ہو، چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں ناپسند ہو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(البقرہ 216)

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب
المفتقـــــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

الجواب صحیح
ابو اطہر مفتی محمد اظہر المدنی (سلمہ الغنی)
رئیس دارالافتاء فیضان شریعت

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غـــفـــراللہ الغني ذنبہ الخفي و الجلي)
المتخصص في الفقہ الاسلامي
18/05/2018

ہوائی جہاز میں افطار کا وقت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ اگر کوئی شخص ہوائی جہاز میں سفر کر رہا ہو تو وہ روزہ کس وقت کے حساب سے افطار کرے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزہ افطار کرنے کا اصل وقت غروبِ آفتاب ہے چنانچہ قرآنِ پاک میں اللہ جل مجدہ فرماتا ہے

ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيامَ إِلَى اللَّيْلِ

ترجمہ: روزے کو مکمل کرو رات تک۔

(البقرہ 187)

اس کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا

أَتِمُّوا الصِّيامَ من الفجر إلى اللَّيْلِ أي غروب الشمس

یعنی روزہ طلوعِ فجر سے لیکر سورج غروب ہونے تک مکمل کرو۔

(التفسیر المنیر ج 2 ص 148)

لہٰذا ہوائی جہاز میں سفر کرنے والے مسافر کے لیے روزہ افطار کرنے کا وقت ہوائی جہاز کی بلندی کے مطابق غروبِ آفتاب ہے۔ اور یہ وقتِ افطار (غروب آفتاب) بنسبت اس شہر کے وقتِ افطار سے تھوڑا سا تاخیر میں ہو گا، چنانچہ ردالمحتار میں ہے

وَمَنْ كَانَ عَلَى مَكَان مُرْتَفِعٍ كَمَنَارَةِ إسْكَنْدَرِيَّةَ لَا يُفْطِرُ مَا لَمْ تَغْرُبْ الشَّمْسُ عِنْدَهُ

یعنی اگر کوئی روزہ دار کسی بلند مکان پر ہو جیسے کہ اسکندریہ کا منارہ تو وہ روزہ افطار نہیں کرے گا جب تک اس بلند جگہ کے اعتبار سے اس کے نزدیک سورج غروب نہ ہو جائے

(رد المحتار على الدر المختار، ج2 ص 420 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

البتہ اگر کوئی مسافر کسی مشرقی ملک سے سفر کرکے مغربی ملک کی طرف جا رہا ہو یعنی مشرق سے سفر کر کے مغرب کی طرف جا رہا ہو تو اب جتنا لمبا وہ سفر کرتا جائے گا اتنا ہی اس کا دن بڑا ہوتا جائے گا تو یہ ممکن ہے کہ اس کا وہ روزہ چوبیس گھنٹوں بھی تجاوز کر جائے لہٰذا اگر کسی مسافر کے لیے دن اتنا طویل ہو جائے کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر سورج غروب ہی نہ ہو تو اس شخص کے لیے چوبیس گھنٹے سے کچھ منٹ پہلے جس میں کچھ کھایا پیا جا سکتا ہو تو اس کو افطار کرنے کی اجازت ہے۔

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غــــفـــــراللہ الغنی ذنبہ الخفي و الجلي)

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

23/05/2018

الجواب صحیح

ابو اطہر مفتی محمد اظہر المدنی (سلمہ الغنی)

رئیس دارالافتاء فیضان شریعت

غیر مسلم کے سامان سے افطار کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ اگر کوئی غیر مسلم افطاری کا سامان دے تو کیا مسلمان اس سے افطاری کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

غیر مسلم کا دیا ہو سامان اگرعلاوہ گوشت کے اور حلال و پاک ہے تو اس سے افطار کرنے میں کوئی حرج نہیں

چنانچہ الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

وَلَا بَأْسَ بِطَعَامِ الْمَجُوسِ كُلِّهِ إلَّا الذَّبِيحَةَ

مجوسی (آتش پرست) کے ذبیحہ کے علاوہ بقیہ طعام (کھانے میں) میں کوئی حرج نہیں

(الفتاوى الهندية المعروف فتاوی عالمگیری ج 5 ص 347)

هــذاما سنح لی،والله اعلم بالصواب

المفتقـــــــر الى رحمة الله التــوّاب

ابوحنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــــفـــــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)

17/05/2018

الجواب صحیح

ابو اطہر مفتی محمد اظہر المدنی (سلمه الغنی)

رئیس دارالافتاء فیضان شریعت

حالتِ روزہ مسوڑھوں سے خون آنا

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے کہ اگر کسی کے مسوڑھوں سے خون نکلے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

اگر مسوڑھوں سے نکلنے والا خون تھوک پر غالب* ہے اور وہ حلق سے نیچے اتر گیا اور اس کا ذائقہ محسوس ہوا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر مسوڑھوں سے نکلنے والا خون تھوک سے کم ہے اور اس کا ذائقہ حلق میں محسوس بھی نہیں ہوتا تو پھر اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا چنانچہ دررالحکام شرح غررالاحکام میں ہے

إذَا خَرَجَ الدَّمُ مِنْ بَيْنِ أَسْنَانِهِ، وَالْبُزَاقُ غَالِبٌ فَابْتَلَعَهُ وَلَمْ يَجِدْ طَعْمَهُ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهُ وَإِنْ كَانَتْ الْغَلَبَةُ لِلدَّمِ فَسَدَ صَوْمُهُ

ترجمہ:اگر دانتوں کے درمیان سے خون نکلا اور تھوک خون پر غالب* تھا اور اس کو نگل لیا، اگر اس کا ذائقہ محسوس نہیں کیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر خون تھوک سے زیادہ ہو تو پھر روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(دررالحکام شرح غررالاحکام ج 1 ص 201)

*غالب ہونے کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا ذائقہ محسوس ہو۔

ھــذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب
المفتقـــــــر الی رحمۃ اللہ التــوّاب

الجواب صحیح
ابو اطہر مفتی محمد اظہر المدنی (سلمہ الغنی)
رئیس دارالافتاء فیضان شریعت

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غـــفـــراللہ الغني ذنبہ الخفي و الجلي)
18/05/2018

رمضان کی راتوں میں وظیفہ زوجیت کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے کہ رمضان میں رات کو سحری کے وقت سے پہلے زوجین نے آپس میں ملاپ کیا اور پھر سحری کھائی پھر غسل کیا اتنے میں سحری کا وقت ختم ہو گیا مطلب سحری کا وقت ہوجانے کے بعد زوجین نے غسل کیا تو کیا ہمارا روزہ ہے یا نہیں ؟۔سائل:عادل خان (Whitestone,USA)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

اگر طلوع فجر سے پہلے پہلے ہم بستری سے فارغ ہو گئے تھے فقط غسل طلوع فجر کے بعد کیا ہے تو آپ کا روزہ ہو گیا جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو، کیونکہ رمضان کی راتوں میں طلوع فجر (صبح صادق) سے پہلے پہلے زوجین کا وظیفہ زوجیت ادا کرنا جائز و حلال ہے ،اور طلوع فجر کے بعد کرنا حرام و گناہ ہے۔چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآىٕكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ فَالْـٴٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

ترجمہ:تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کردیا گیا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا تو اب ان سے ہم بستری کرلو اور جو اللہ نے تمہارے نصیب

میں لکھا ہوا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی (صبح) کا ڈورا سیاہی (رات) کے ڈورے سے ممتاز ہو جائے۔

(سورۃ البقرۃ 187,)

اور امام قرطبی اسی آیت کے تحت اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

والجمهور من العلماء عَلَى صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ

ترجمہ: اور جمہور علماء اسی بات کے قائل ہیں جس کو طلوع فجر ناپاکی کی حالت میں ہوئی اور اس نے روزہ کی نیت کرلی تو اس کا روزہ ہو جائے گا۔

(الجامع لاحکام القران المعروف بتفسیر القرطبي، ج 2 ص 325 مطبوعہ دار الکتب المصرية،القاهرة)

اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

إِذَا أَصْبَحَ الرَّجُلُ وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَرَادَ أَنْ يَصُومَ، فَلْيَصُمْ إِنْ شَاءَ

ترجمہ:۔ اگر آدمی صبح ناپاکی کی حالت میں کرے اور روزے کا ارادہ ہے تو اسے روزہ رکھنا چاہیے۔

(مصنف ابن ابي شيبه ، رقم الحديث 9574، مكتبۃ الرشد الرياض)

اور مسند امام احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهِ بِلَالٌ، فَيُؤْذِنُهُ لِلصَّلَاةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَيَقُومُ، فَيَغْتَسِلُ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ، فَيُصَلِّي وَأَنَا أَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، ثُمَّ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ آتے اور نماز کے لیے بیدار کرتے (ایک دفعہ) رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حالت جنابت میں تھے پس آپ اٹھے غسل کیا پھر مسجد تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی اور میں رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

قرات کو سن رہی تھی اور آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر آپ نے اس دن کے روزے کی کی نیت فرما لی۔

(مسند الامام احمد بن حَنْبَل ،رقم الحدیث، 24816 مطبوعة موسسة الرسالة)

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

قد اصاب من اجاب

مفتی عطا محمد مشاهدی (عفي عنه)

رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا

پیلی بھیت ،یوپی،ھند

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــــراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

26/05/2018

روزے کی حالت میں حجامہ کروانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ روزے کی حالت میں حجامہ کرواسکتے ہیں یعنی حجامہ کروانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ سائل انعام (انگلینڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب،اللهم هداية الحق و الصواب

روزے کی حالت میں حجامہ کروانے(پچھنے لگوانے) سے روزہ فاسد نہیں ہوتا(نہیں ٹوٹتا) ،چنانچہ جامع الترمذی میں حدیثِ پاک ہے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

" ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الحِجَامَةُ، وَالقَيْءُ، وَالِاحْتِلَامُ "

ترجمہ:تین چیزیں روزے دار کا روزہ نہیں توڑتی ، حجامہ کروانا ، قے کرنا اور احتلام(خواب میں غسل فرض ہونا)۔

(جامع الترمذی، رقم الحدیث،719)

اور مصنف ابن ابي شیبہ اور السنن الکبریٰ میں ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حجامہ کرواتے تھے اس حال میں کہ آپ روزے سے ہوا کرتے تھے

(مصنف ابن ابي شيبه رقم الحديث 9315، مکتبۃ الرشد الرياض) (السنن الکبریٰ رقم الحديث 8298)

اور حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

أو احتجم لم يفسد

ترجمہ:یا حجامہ کروایا تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(حاشیۃالطحطاوی علی مراقي الفلاح ،ج 1 ص 659,660 ،دار الکتب العلمية بيروت)

البتہ ایسا شخص جس کو پتا ہے کہ اگر حجامہ کرائے گا تو خون نکلے گا جس کی وجہ سے میرے جسم میں کمزوری آجائے گی(ایسی کمزوری جس سے روزہ توڑنے کی حاجت پیش آئے) اور روزہ مکمل کرنا دشوار ہو جائے گا تو اس شخص کے لیے روزے کی حالت میں حجامہ کروانا مکروہ ہوگا۔چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے

وَلَا بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ إنْ أَمِنَ عَلَى نَفْسِهِ الضَّعْفَ أَمَّا إذَا خَافَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُؤَخِّرَ إلَى وَقْتِ الْغُرُوبِ

ترجمہ:اگر کمزوری کا اندیشہ نہ ہو تو حجامہ کروانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کمزوری کا اندیشہ ہو تو پھر مکروہ ہے اور بہتر ہے کہ وہ غروب آفتاب تک موخر کرے۔

(الفتاوی الھندیة المعروف فتاوی عالمگیری ، ج 1 ص 199,200 مطبوعہ دار الفکر بيروت)

هــذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمة اللہ التــوّاب

الجواب صحیح

ابو اطہر مفتی محمد اظہر المدنی (سلمہ الغنی)

رئیس دارالافتاء فیضان شریعت

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)

22/05/2018

حالتِ روزہ آکسیجن ماسک (Oxygen Mask) استعمال کرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا آکسیجن ماسک (Oxygen Mask) روزے کی حالت میں استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟۔سائل: احمد رضا (UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں آکسیجن ماسک (Oxygen Mask) استعمال کرنے سے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے کیونکہ صائم اپنے قصد و ارادہ سے کسی شے کا دھواں یا غبار اپنے حلق یا دماغ میں عمدًا بے حالتِ نسیانِ صوم داخل کرے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ جو چیزیں خارج سے معدہ میں داخل ہوتی ہیں وہ تین طرح کی ہیں

1-اول: وہ جن سے کسی وقت بھی روزہ دار کو احتراز (بچنا) ممکن نہیں جیسے ہوا

2-دوم: وہ جن سے کبھی کبھی سابقہ ہر شخص کو پڑتا ہے اور اس سے کلی طور پہ احتراز ممکن نہیں جیسے غبار و دخان (دھواں) کا داخل ہونا، کہ کسی نہ کسی طرح انسان کو ان سے قرب کی حاجت ضرور ہے اور انسان کے لئے اس سے احتراز ممکن نہیں

یہ دونوں مفسد صوم نہیں ہوتیں، چنانچہ در المختار میں علامہ حصکفی علیہ رحمۃ القوی لکھتے ہیں

أَوْ دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارٌ أَوْ ذُبَابٌ أَوْ دُخَانٌ وَلَوْ ذَاكِرًا اسْتِحْسَانًا لِعَدَمِ إمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ

ترجمہ: اگر حلق میں غبار، مکھی یا دھواں خود بخود داخل ہو گیا تو استحساناً روزہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں

(در المختارمع رد المحتار، کتاب االصوم، باب مایفسد الصوم و مالا یفسد، ج2 ص 395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

وَمَا لَيْسَ بِمَقْصُودٍ بِالْأَكْلِ، وَلَا يُمْكِنُ الِاحْتِرَازُ عَنْهُ كَالذُّبَابِ إذَا وَصَلَ إلَى جَوْفِ الصَّائِمِ لَمْ يُفْطِرْهُ

ترجمہ: اور جس چیز کا کھانا مقصود نہیں ہوتا اور اس سے بچنا بھی ممکن نہیں جیسے مکھی تو اگر یہ روزہ دار کے پیٹ میں خود بخود پہنچ جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا

(الفتاوی الھندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری ج 1 ص 203)

اور فتاوی عالمگیری ہی میں ہے

وَلَوْ دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارُ الطَّاحُونَةِ أَوْ طَعْمُ الْأَدْوِيَةِ أَوْ غُبَارُ الْهَرْسِ، وَأَشْبَاهُهُ أَوْ الدُّخَانُ أَوْ مَا سَطَعَ مِنْ غُبَارِ التُّرَابِ بِالرِّيحِ أَوْ بِحَوَافِرِ الدَّوَابِّ، وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ لَمْ يُفْطِرْهُ

ترجمہ: اور اگر آٹے کی چکی کا غبار، دوائی کا ذائقہ (tast)، غلے کا غبار اور اس جیسی بقیہ چیزیں، دھواں یا جو ہوا یا جانوروں کے کھروں کی وجہ سے اڑنے والا گردو غبار (dust) یا اس جیسی بقیہ چیزیں حلق میں خود بخود داخل ہو گئی تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

(الفتاوی الھندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری ج 1 ص 203)

3- سوم: وہ جن سے ہمیشہ تحرز کر سکتا ہے جیسے جماع و طعام و شراب اور انہیں میں دخان و غبار کا بالقصد داخل کرنا ہے۔

اور یہ مفسد صوم ہے چنانچہ در المختار میں علامہ حصکفی علیہ رحمۃ القوي لکھتے ہیں

لَوْ أَدْخَلَ حَلْقَهُ الدُّخَانَ أَفْطَرَ أَيَّ دُخَانٍ كَانَ وَلَوْ عُودًا أَوْ عَنْبَرًا لَهُ ذَاكِرًا لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ

ترجمہ: اگر اس نے خود اپنے حلق میں دھواں داخل کیا تو روزہ یاد ہونے کی صورت میں روزہ ٹوٹ گیا خواہ وہ دھواں کسی بھی چیز کا ہو لکڑی کا ہو یا عنبر کا، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے

(در المختارمع رد المحتار، ج2 ص 395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اسی کے تحت رد المحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ السامی لکھتے ہیں

حَتَّى لَوْ تَبَخَّرَ بِبَخُورٍ وَآوَاهُ إلَى نَفْسِهِ وَاشْتَمَّهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ وَهَذَا مِمَّا يَغْفُلُ عَنْهُ كَثِيرٌ مِنْ النَّاسِ

ترجمہ: یہاں تک کہ اگر بخور (خوشبو کی ایک قسم) سلگ رہی تھی اور اس نے اپنے قریب کیا اور روزہ یاد ہونے کی صورت میں اسے سونگھا تو روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے یہی وہ چیز ہے جس سے اکثر لوگ غافل ہیں۔

(رد المحتار علی الدر المختار، ج2 ص 395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

وَلَوْ أَخَذَ الذُّبَابَ، وَأَكَلَهُ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ دُونَ الْكَفَّارَةِ

اور اگر کسی نے مکھی پکڑی اور پکڑ کر اس کو کھا گیا تو (اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور) اس پر اس روزہ کی قضا کرنا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

(الفتاوی الهندیة المعروف فتاوی عالمگیری ج 1 ص 203)

اور روزہ کی حالت میں مصنوعی آکسیجن لینا یا آکسیجن ماسک کا استعمال کرنا بھی اسی قسم سوم کے قبیل سے ہے

کیونکہ اس سے تحرز ممکن ہے اور یہ اس کا اپنا فعل ہے انسان اس میں مجبور محض نہیں ہے لہذا آکسیجن ماسک استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

نوٹ:قدرتی آکسیجن جو جسم کے اندر داخل ہو ہوتی ہے اس کو داخل کرنے میں بندے کے فعل کا دخل نہیں ہے جبکہ آکسیجن ماسک کے ذریعے مریض کے پھیپھڑوں میں جو آکسیجن پہنچائی جاتی ہے اس میں بندے کے فعل کا دخل ہے نیز قدرتی آکسیجن سے احتراز ممکن نہیں جبکہ مصنوعی آکسیجن سے احتراز ممکن ہے۔
لہذا مصنوعی آکسیجن کو قدرتی آکسیجن پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ فافهم و تدبر

هذاما سنح لی،والله اعلم بالصواب
المفتقر الی رحمة الله التوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غفرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)
23/05/2018

الجواب صحيح
ابو اطہر مفتی محمد اظہر المدني (سلمه الغني)
رئیس دارالافتاء فیضان شریعت

روزے کی حالت میں خون دینا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے کہ روزے کی حالت میں کسی مریض کو خون دے سکتے ہیں ؟اور کیا خون دینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ سائل: کمال خان (ملائشیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

اگر واقعی مریض کی حالت ایسی ہے کہ ماہر حاذق مسلمان غیر فاسق طبیب کے مطابق خون دیئے بغیر اس کی جان جانے یا مرض طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں ایک مسلمان کی جان بچانے کی نیت سے خون دینا جائز ہے جبکہ خون دینے والے کو کوئی ضرر لاحق نہ ہو(نقصان نہ پہنچے)، اور روزے کی حالت میں خون دینے سے روزہ بھی فاسد نہیں ہوتا(نہیں ٹوٹتا)۔ کیونکہ عموماً روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو بدن میں داخل ہو، کسی چیز کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا(منی اور قے کے علاوہ)۔ چنانچہ مصنف ابن ابي شیبہ میں ہے

الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا يَخْرُجُ

ترجمہ:روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو بدن میں داخل ہو اور جو چیز بدن سے خارج ہو اس سے نہیں ٹوٹتا۔

(مصنف ابن ابي شيبه ، رقم الحديث 9319، مكتبۃ الرشد الرياض)

اور ویسے بھی جسم سے خون نکالنا مثلِ حجامہ ہے اور روزے کی حالت میں حجامہ کروانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا چنانچہ جامع الترمذی میں حدیثِ پاک ہے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

" ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الحِجَامَةُ، وَالقَيْءُ، وَالِاحْتِلَامُ "

ترجمہ:تین چیزیں روزے دار کا روزہ نہیں توڑتی ، حجامہ کروانا ، قے کرنا اور احتلام(خواب میں غسل فرض ہونا)

(جامع الترمذی، رقم الحديث،719)

اور مصنف ابن ابي شیبہ اورالسنن الکبریٰ میں ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حجامہ کرواتے تھے اس حال میں کہ آپ روزے سے ہوا کرتے تھے

(مصنف ابن ابي شيبه رقم الحديث 9315، مكتبۃ الرشد الرياض) (السنن الكبرىٰ رقم الحديث 8298)

اور حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

أو احتجم لم يفسد

ترجمہ: یا حجامہ کروایا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(حاشیۃالطحطاوی على مراقي الفلاح ،ج 1 ص 659,660 ،دار الكتب العلمية بيروت)

البتہ ایسا شخص جس کو پتا ہے کہ میں اگر خون دوں گا تو اس کی وجہ سے میرے جسم میں کمزوری آجائے گی اور روزہ مکمل کرنا دشوار ہو جائے گا تو اس شخص کے لیے روزے کی حالت میں خون دینا مکروہ ہو گا۔چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے

وَلَا بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ إنْ أَمِنَ عَلَى نَفْسِهِ الضَّعْفَ أَمَّا إذَا خَافَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُؤَخِّرَ إلَى وَقْتِ الْغُرُوبِ

ترجمہ: اگر کمزوری کا اندیشہ نہ ہو تو حجامہ کروانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کمزوری کا اندیشہ ہو تو پھر مکروہ ہے اور بہتر ہے کہ وہ غروب آفتاب تک موخر کرے۔

(الفتاوى الهندية المعروف فتاوى عالمگيرى ، ج 1 ص 199,200 مطبوعہ دار الفكر بيروت)

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

ذالك كذلك وأني مصدق لذلك
مفتی عطا محمد مشاهدی (عفي عنه)
رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غـــفـــــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)
22/05/2018

فدیہ ادا کرنے کا وقت اور طریقہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے کہ فدیہ دینے کا طریقہ کیا ہے، روزانہ ایک روزے کا دینا ہوگا یا اکٹھا بھی دے سکتے ہیں؟ رمضان کے بعد ہی دینا ہوگا یا رمضان کے دوران بھی دے سکتے ہیں۔ سائل: آصف بھائی (بر منگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

اولاً یہ بات ذہن نشین رہے کہ جو شخص روزے رکھنے پر قادر ہے اگرچہ ابھی کسی عذر کی وجہ سے نہیں رکھ پا رہا مگر بعد میں رکھ سکتا ہے تو اس کے لئے فدیہ دینا جائز نہیں، فدیہ فقط شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روزبروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اورہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پرواجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے، یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دے دے یا آخر میں دے اور اس میں تملیک (مالک بنانا) شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کو دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے

وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ:اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہواُن پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

(سورۃ البقرۃ ،184)

چنانچہ ابوبکربن علی بن محمد الحدادی الزبیدی الیمنی علیہ رحمۃ القوی جوہرہ نیرہ میں لکھتے ہیں

وَالشَّيْخُ الْفَانِي الَّذِي لَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّوْمِ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَمَا يُطْعِمُ فِي الْكَفَّارَاتِ الْفَانِي الَّذِي قَرُبَ إلَى الْفِنَاءِ أَوْ فَنِيَتْ قُوَّتُهُ وَكَذَا الْعَجُوزُ مِثْلُهُ فَإِنْ قُلْت مَا الْحَاجَةُ إلَى قَوْلِهِ كَمَا يُطْعِمُ فِي الْكَفَّارَاتِ وَقَدْ ذَكَرَ قَدْرَ الْإِطْعَامِ قُلْت يُفِيدَانِ الْإِبَاحَةَ بِالتَّغْذِيَةِ وَالتَّعْشِيَةِ وَالْقِيمَةُ فِي ذَلِك جَائِزٌ

ترجمہ: اور شیخ فانی جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو روزہ چھوڑ سکتا ہے اور اس کے بدلے ہر روز ایک مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو کھلائے جیسے کفارہ میں کھلایا جاتا ہے۔ شیخ فانی وہ شخص جو مرنے کے قریب ہو یا جس کی قوت ختم ہو گئی ہو اور اسی طرح بہت بوڑھی عورت (کا بھی یہی حکم) ہے اور اگر تو کہے کہ كَمَا يُطْعِمُ فِي الْكَفَّارَاتِ کہنے کا کیا فائدہ جبکہ پہلے کھلانے کی مقدار بیان کی جاچکی ہے تو میں یہ کہوں گا اس بات کا فائدہ یہ ہوا کہ صبح و شام کا کھانا دینا بھی جائز ہے اور کھانے کی بجائے قیمت (رقم) دینا بھی جائز ہے

(الجوهرة النيرة علي القدورى ، ج 1 ص 143 المطبعة الخيرية)

اور رد المحتار علی الدر المختار میں ہے

وَلِلشَّيْخِ الْفَانِي الْعَاجِزِ عَنْ الصَّوْمِ الْفِطْرُ وَيَفْدِي وُجُوبًا وَلَوْ فِي أَوَّلِ الشَّهْرِ وَبِلَا تَعَدُّدِ فَقِيرٍ كَالْفِطْرَةِ

ترجمہ: اور شیخ فانی جو روزہ نہیں رکھ سکتا تو اسے افطار جائز ہے اور ہر روزہ کے بدلے فدیہ دینا واجب یہ بھی جائز ہے کہ مہینے کے شروع ہی میں دیدے اور متعدد فقراء کی بجائے فطرے کی طرح ایک فقیر کو بھی دے سکتا ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصوم، ج2 ص 427 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ان ایام میں ایک روزے کا فدیہ چار برطانوی پاؤنڈ دینے سے ادا ہو جاتا ہے

لیکن اصل حکم نصف صاع (ایک کلو اور نو سو بیس گرام) گندم یا اس کا آٹا دیدے یا اس کی قیمت دیدے اور اگر فدیہ جَو، کھجور یا کِشمِش سے دینا ہو تو گندم سے دُگنا دینا ہوگا۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصوم، ج2 ص 427 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

هذا ما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقر الی رحمۃ اللہ التوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غفر اللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)

29/05/2018

لقد اصاب من اجاب

مفتی عطا محمد مشاھدی (عفي عنه)

رئیس دار الافتاء دار العلوم حشمت الرضا

پیلی بھیت ،یوپی،ھند

روزہ کی حالت میں گلوکوز (Glucose) لینے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ روزے کی حالت میں گلوکوز لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ ۔سائل: فیصل (UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

گلوکوز لینے کے مختلف طریقے ہیں، انجیکشن کے ذریعے، پانی میں ڈال کر، گولیاں (tablets) کھانا وغیرہ انجیکشن کے علاوہ بقیہ طریقوں سے گلوکوز لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ اگر کوئی شخص انجیکشن کے ذریعے گلوکوز لیتا ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا (روزہ نہیں ٹوٹتا) خواہ گلوکوز کا انجیکشن رگ میں لگایا جائے یا گوشت میں، کیونکہ یہ بدن میں منافذ اصلیہ (Natural Routes) کے ذریعے نہیں بلکہ مسامات (pores) کے ذریعے داخل ہوتا ہے اور جو چیز مسامات (pores) کے ذریعے جسم میں داخل ہو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، چنانچہ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

وَالدَّاخِلُ مِنْ الْمَسَامِّ لَا مِنْ الْمَسَالِكِ لَا يُنَافِيهِ كَمَا لَوْ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ وَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي كَبِدِهِ

ترجمہ: جو مسامات کے ذریعے بدن میں داخل ہونہ کہ مسالک (قدرتی راستوں) کے ذریعے تو وہ منافی صوم نہیں جیسے کوئی شخص ٹھنڈے پانی کے ساتھ غسل کرے اور اپنے جگر میں اس کی ٹھنڈک محسوس کرے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق ،كتاب الصوم، ج 1 ص323 مطبوعہ المطبعة الكبرى الأميرية القاهرة ،مصر)

اور مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے

لِأَنَّ الدَّاخِلَ مِنْ الْمَسَامِّ الْغَيْرِ النَّافِذَةِ لَا يُنَافِي

ترجمہ:اس لیے کہ منافذ کے علاوہ مسامات کے ذریعے داخل ہونے والی اشیاء منافی صوم نہیں ہوتی
(مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر ج 1 ص 244، مطبوعہ دار احیاء التراث العربي)

البتہ روزے کے اثرات میں تخفیف کرنےاور طاقت و غذائیت کی نیت سے گلوکوز لینا مکروہ ہے کیونکہ اس سے روزے کا اصل مقصد فوت ہوجاتا ہے۔

هــذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقــــــر الی رحمۃ اللہ التــوّاب

القول ماقال الرجل
مفتی عطا محمد مشاھدی (عفي عنه)
رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت ،یوپی،ھند

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غــفــــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)
30/05/2018

روزے کی حالت میں ناخن اور موئے زیر ناف کاٹنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے کہ روزے کی حالت میں ناخن اور موئے زیر ناف کاٹنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟۔سائل:امجد(UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں ناخن تراشنے اور اپنے جسم سے زائد بالوں کو دور کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا(نہیں ٹوٹتا)۔کیونکہ عموماً روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو بدن میں منافذ أصلیہ کے ذریعے داخل ہو،چنانچہ السنن الکبری میں ہے

وَإِنَّمَا الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ، وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ

ترجمہ:روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو بدن میں داخل ہو اور جو چیزبدن سے خارج ہو اس سے نہیں ٹوٹتا۔

(سنن الكبرى للبيهقي ، رقم الحديث 567، دار الكتب العلمية بيروت)

هــذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــــــــر الی رحمۃ اللہ التــوّابـ

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــــراللہ الغني ذنبہ الخفي و الجلي)

26/05/2018

ذالك كذلك وأني مصدق لذلك

مفتی عطا محمد مشاھدی (عفي عنه)

رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا

روزے کی حالت میں زخم سے خون بہنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی شخص کو چوٹ لگے اور اس سے لگاتار خون بہہ رہا ہو تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟۔سائل:ثنا اللہ (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

زخم سے خون بہنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا (نہیں ٹوٹتا) کیونکہ روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو بدن میں میں داخل ہو اور جو چیز بدن سے خارج ہو عام طور پر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا،چنانچہ مصنف ابن ابي شيبہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا يَخْرُجُ

ترجمہ:روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو بدن میں داخل ہو اور جو چیز بدن سے خارج ہو اس سے نہیں ٹوٹتا۔

(مصنف ابن ابي شيبه ، رقم الحديث 9319، مكتبۃ الرشد الرياض)

اور مصنف ابن ابي شيبہ اورالسنن الکبریٰ میں ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حجامہ کرواتے تھے اس حال میں کہ آپ روزے سے ہوا کرتے تھے

(مصنف ابن ابي شيبه رقم الحديث 9315، مكتبۃ الرشد الرياض) (السنن الکبریٰ رقم الحديث 8298)

اور ظاہر ہے حجامہ کروانے سے بدن سے خون نکلتا ہے مگر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا باوجود اس کہ وہ قصدا خون نکالا یا نکلوا یا جاتا ہے تو ایسے ہی زخم سے جو کہ خود بخود خون نکل رہا ہے اس سے بدرجہ اولی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غــفــــراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)

03/06/2018

ذالك كذلك وأني مصدق لذلك

مفتی عطا محمد مشاہدی (عفي عنه)

رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا

پیلی بھیت ،یوپی،ہند

ویلڈنگ (Welding) کا کام کرنے والے کے دھواں کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ویلڈنگ کا کام کرنے والے کے منہ و ناک میں دھواں جاتا ہے کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟۔سائل: محمد اویس (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں ویلڈنگ کا کام کرنے والے کے ناک اور منہ میں جو دھواں خود بخود چلا جاتا ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا، کیونکہ جس چیز سے تحرز کلی (مکمل طور پر بچنا) ممکن نہ ہو جیسے کسی شے کا دھواں یا غبار، اگر صائم کے قصد و ارادہ کے بغیر حلق یا ناک میں داخل ہو تو اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوتا، چنانچہ در المختار میں علامہ حصکفی علیہ رحمۃ القوي لکھتے ہیں

أَوْ دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارٌ أَوْ ذُبَابٌ أَوْ دُخَانٌ وَلَوْ ذَاكِرًا اسْتِحْسَانًا لِعَدَمِ إمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ

ترجمہ: اگر حلق میں غبار، مکھی یا دھواں خود بخود داخل ہو گیا تو استحسانًا روزہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں

(در المختارمع رد المحتار، کتاب االصوم، باب مایفسد الصوم و مالا یفسد، ج2 ص 395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور حاشیۃ الطحطاوی علی مراقي الفلاح میں أَوْ دَخَلَ حَلْقَهُ دُخَانٌ کے تحت لکھا ہے

به عرف حكم من صناعته الغربلة أو الأشياء التي يلزمها الغبار وهو عدم فساد الصوم

ترجمہ:اسی سے اس شخص کے روزے کا حکم معلوم ہو گیا جس کا کام ہی گردغبار والا ہوتا ہے یا ان چیزوں سے متعلق ہوتا ہے جن کو غبار لازم ہو اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

(حاشیةالطحطاوی علی مراقي الفلاح ،ج 1 ص ,660دار الکتب العلمیة بیروت)

اور درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے

أَوْ دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارٌ أَوْ دُخَانٌ أَوْ ذُبَابٌ، وَلَوْ كَانَ ذَاكِرًا لِلصَّوْمِ....لَمْ يَفْسُدْ صَوْمُهُ

ترجمہ:روزہ دار کے حلق میں غبار،دھواں یا مکھی چلی گئی حالانکہ اسے روزہ یاد تھا روزہ فاسد نہ ہو گا۔

(درر الحکام شرح غرر الاحکام ، کتاب الصوم،ج 1 ص 202 مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیة)

اور فتاوی عالمگیری میں ہے

وَلَوْ دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارُ الطَّاحُونَةِ أَوْ طَعْمُ الْأَدْوِيَةِ أَوْ غُبَارُ الْهَرْسِ، وَأَشْبَاهُهُ أَوْ الدُّخَانُ أَوْ مَا سَطَعَ مِنْ غُبَارِ التُّرَابِ بِالرِّيحِ أَوْ بِحَوَافِرِ الدَّوَابِّ، وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ لَمْ يُفْطِرْهُ

ترجمہ:اور اگر آٹے کی چکی کا غبار، ادویات کا ذائقہ(tast)، غلے کا غبار اور اس کی مثل اشیاء،یا دھواں یا جو ہوا سے،جانوروں کے کھروں سے یا اس کی ہم مثل کی وجہ سے اڑنے والا گردوغبار(dust) حلق میں خودبخود داخل ہو گیا تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

(الفتاوی الهندیة المعروف فتاوی عالمگیری ج 1 ص 203)

اور امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان اپنے ایک فتوی بنام الاعلام بحال البخور في الصيام میں لکھتے ہیں متون و شروح و فتاوی عامہ کتب مذہب میں جن پر مدار مذہب ہے علی الا طلاق تصریحات روشن ہیں کہ دھواں یا غبار حلق یا دماغ میں آپ چلا جائے کہ روزہ دار نے بالقصد اسے داخل نہ کیا ہو روزہ نہ جائے گا اگرچہ اس وقت روزہ ہونا یاد تھا

(فتاوی رضویہ ج 10 ص 496 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اسی طرح فتاوی رضویہ میں ایک اور مقام پر ہے

بالجملہ مسئلۂ غبار و دخان میں دخول بلا قصد و ادخال بالقصد پر مدارِ کار ہے، اول اصلاً مفسدِ صوم نہیں اور ثانی ضرور مفطر۔

(فتاوی رضویہ ج10 ص 500 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمة اللہ التـوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــــراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

25/05/2018

الجواب صحیح و المجیب نجیح

مفتی محمد عطا اللہ نعیمی (عفي عنه)

رئیس دارالحدیث ودارالافتاء جامعة النور

جمعیت أشاعت اهلسنت پاکستان

روزہ کی حالت میں نکسیر پھوٹنے (Nosebleed) کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ روزے کی حالت میں نکسیر پھوٹنے (Nosebleed) سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ ۔سائل:حافظ عقیل (بر منگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں نکسیر پھوٹنے (Nose bleed) سے روزہ فاسد نہیں ہوتا(روزہ نہیں ٹوٹتا)جبکہ وہ حلق میں نہ اترے، کیونکہ روزہ عموماً بدن میں کسی چیز کے داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے نہ کہ نکلنے سے (منی اور قے کے علاوہ)۔

چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا يَخْرُجُ

ترجمہ:روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو بدن میں داخل ہو اور جو چیز بدن سے خارج ہو اس سے نہیں ٹوٹتا۔

(مصنف ابن ابي شيبه ، رقم الحديث 9319، مکتبۃ الرشد الرياض)

اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں فتاوی قاضی خان کے حوالے سے ہے

لَوْ دَخَلَ دَمْعُهُ أَوْ عَرَقُ جَبِينِهِ أَوْ دَمُ رُعَافِهِ حَلْقَهُ فَسَدَ صَوْمُهُ

ترجمہ:اور اگر روزہ دار کا آنسو ، پیشانی کا پسینہ یا ناک سے بہنے والا خون اگر حلق میں چلا گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق كتاب الصيام، ج 1 ص324 مطبوعہ المطبعة الكبرى الأميرية القاهرة ،مصر)

هــذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمة اللہ التــوّاب

ذالك كذلك وأني مصدق لذلك
مفتی عطا محمد مشاھدی (عفي عنه)
رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت،یوپی،ھند

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غـــفــــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)
25/05/2018

جمعۃ الوداع اور قضاء عمری کا تصور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے آج کل سوشل میڈیا پر ایک میسج وائرل ہو رہا ہے" ارشاد نبوی ہے رمضان کے آخری جمعہ (جمعۃ الوداع) کو جو شخص چار رکعت نفل ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی سات بار سورہ کوثر پندرہ بار پڑھے تو اگر اس کی سات سو سال کی نمازیں بھی قضا ہوئی ہوں تو اس کے کفارے کے لیے یہ نماز کافی ہے"،کیا یہ بات درست ہے ؟۔ سائل:مولانا تصور مدنی (بریڈفورڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

صورت مستفسرہ کی مذکورہ باتیں قطعًایقینًا باطل ہیں کسی معتبر کتاب میں اصلا اس کانشان نہیں اور اس بارے میں جو روایت ہے وہ موضوع ہے۔حدیث پاک میں ہے اور فقہاء کرام علیھم الرحمۃ والرضوان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شریعت مطہرہ میں ایسا کوئی خاص عمل نہیں ہے جس سے ایک ہی بار میں جملہ قضانمازوں کا کفارہ ہوجائے بلکہ زندگی میں جو بھی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان سب نمازوں کا کفارہ یہی ہے کہ ان سب کو ادا کیا جائے ۔چنانچہ صحیح البخاري میں ہے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ

ترجمہ:اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے اس کو پڑھ لے(قضا کرلے)۔ قضاء کے سوا اس کا اور کوئی کفارہ نہیں۔

(صحيح البخاري ، رقم الحديث 597 مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

اور مسند امام احمد کی حدیثِ مبارکہ ہے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ، وَلَا رُخْصَةٍ، لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَإِنْ صَامَهُ

ترجمہ: جو کوئی شخص رمضان کا ایک دن کا روزہ بغیر بیماری کے اور بغیر کسی عذر شرعی کے چھوڑے گا تو اس کے بعد پورے زمانے بھر کا روزہ رکھنا بھی اس کی مثل نہیں ہو سکتا

(مسند الامام احمد بن حَنْبَل ،رقم الحديث، 10081 مطبوعة موسسة الرسالة)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساری عمر کے نوافل بھی ایک فرض کے قائم مقام نہیں ہوسکتے، تو چار رکعت نفل ساری زندگی کی فرض نماز (قضائے عمری) کے قائم مقام اور ان کا کفارہ کیسے بن سکتے ہیں

اور امام ابو عبداللہ محمد بن عبد الباقی الزرقانی شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ میں فرماتے ہیں

ذلك ما اعتيد في بعض البلاد من صلاة الخمس في هذه الجمعة عقب صلاتها، زاعمين إنها تكفر صلوات العام، أو العمر المتروكة، وذلك حرام لوجوه لا تخفى

ترجمہ: اور یہ جو بعض شہروں میں رواج ہے کہ اس جمعہ (جمعۃ الوداع) کے بعد پانچ نمازیں پڑھتے ہیں یہ گمان رکھتے ہوئے کہ یہ نماز ان کی پورے سال یا ساری زندگی کی قضاء شدہ نمازوں کا کفارہ ہے، یہ کئی وجوہ سے حرام ہے جو کسی پر پوشیدہ نہیں۔

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنية بالمنح المحمدية، ج 9 ص 463 مطبوعہ دار الکتب العلمية)

اور الفتاوی الھندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

كُلُّ صَلَاةٍ فَاتَتْ عَنْ الْوَقْتِ بَعْدَ وُجُوبِهَا فِيهِ يَلْزَمُهُ قَضَاؤُهَا سَوَاءٌ تَرَكَ عَمْدًا أَوْ سَهْوًا أَوْ بِسَبَبِ نَوْمٍ وَسَوَاءٌ كَانَتْ الْفَوَائِتُ كَثِيرَةً أَوْ قَلِيلَةً

ترجمہ: جو بھی نماز واجب ہونے کے بعد فوت ہو گئی ہو تو اس کی قضاء کرنا لازم ہے خواہ وہ جان بوجھ کر چھوڑی ہو، بھولے سے چھوٹی ہو یا نیند کی وجہ سے چھوٹی ہو خواہ وہ فوت شدہ نمازیں تھوڑی ہوں یا زیادہ (ہر حال میں ان کی قضاء کرنا لازم ہے)۔

(الفتاوی الهندية المعروف فتاوی عالمگیری ، ج 1 ص 121 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور امام اہلسنت مجدد اعظم سیدی اعلیحضرت علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں: "فوت شدہ نمازوں کے کفارہ کے طور پر یہ جو طریقہ (قضائے عمری) ایجاد کرلیا گیا ہے یہ بدترین بدعت ہے اس بارے میں جو روایت ہے وہ موضوع (گھڑی ہوئی) ہے یہ عمل سخت ممنوع ہے، ایسی نیت و اعتقاد باطل و مردود، اس جہالتِ قبیحہ اور واضح گمراہی کے بطلان پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 8، ص 153،رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

نماز قضائے عمری کہ آخر جمعہ ماہ مبارک رمضان میں اس کا پڑھنا اختراع کیا گیا اور اس میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس نماز سے عمر بھر کی اپنی اور ماں باپ کی بھی قضائیں اُتر جاتی ہیں محض باطل و بدعت سیئہ شنیعہ ہے کسی کتاب معتبر میں اصلاً اس کا نشان نہیں۔

(فتاوی رضویہ جلد 7،ص 417،418، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اور صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوي بہار شریعت میں فرماتے ہیں

قضائے عمری کہ شبِ قدر یا اخیر جمعۂ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہوگئیں، یہ باطل محض ہے۔

(بہار شریعت،قضا نمازوں کا بیان، ج 1 حصہ 4 ص 708 مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ پاکستان)

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وقار الفتاوی میں ارشاد فرماتے ہیں:"بعض علاقوں میں جو یہ مشہور ہے کہ رمضان المبارک کے جمعۃ الوداع کو چند رکعات نماز قضائے عمری کی نیت سے پڑھتے ہیں اور خیال یہ کیا جاتا ہے کہ یہ پوری عمر کی قضا نمازوں کے قائم مقام ہے یہ غلط ہے جتنی بھی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کو الگ الگ پڑھنا ضروری ہے۔

(وقار الفتاوی، جلد 2،ص 134بزم وقار الدین، کراچی پاکستان)

یاد رکھیں! کوئی بھی حدیث پاک دوسروں کو ارسال نہ کریں جب تک اس کا حدیث ہونا ثابت نہ ہوجائے۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

جو شخص میرے نام سے وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

(صحيح البخاري ، رقم الحديث 109 مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

الجواب صحیح و المجیب نجیح

مفتی محمد عطا اللہ نعیمی (عفي عنه)

رئیس دارالحدیث ودارالافتاء جامعۃ النور

جمعیت أشاعت اهلسنت پاکستان

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

01/06/2018

معتکف کا موبائل استعمال کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے کہ کیا مسجد میں اعتکاف کرنے والا شخص موبائل فون استعمال کر سکتا ہے؟ سائل کامران (برطانیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

معتکف کو تو چاہیے کہ دن اور رات ہر وقت اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہے اور فضولیات میں وقت برباد نہ کرے البتہ معتکف اگرچند شرائط کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے موبائل استعمال کرتا ہے تو اس کی اجازت ہے

نمبر 1- موبائل پر رنگ ٹیون موسیقی کی طرز پر نہ ہو نہ ہی کوئی گانا ہو

نمبر 2-موبائل پر جس سے بھی گفتگو کی جائے تو وہ فضولیات پر مشتمل نہ ہو فقط ضرورت کی حد تک ہو

نمبر 3-اس کی گفتگو کرنے کی وجہ سے کسی بھی نمازی یا دوسرے معتکف کی عبادت یا تلاوت میں خلل پیدا نہ ہو

نمبر 4-اگر وہ سمارٹ فون اور اس میں انٹرنیٹ کی سہولت ہے تو دورانِ اعتکاف مسجد میں ایسی کوئی ایپلیکیشن یا ویب سائٹ نہ کھولے جس سے بے حیائی یا گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو

اس کے ساتھ ساتھ اپنے موبائل اور اس کی اکسیسریز (لوازمات جیسے چارجر وغیرہ) کی حفاظت خود کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان میں سے کوئی چیز گم ہو جائے اور بعد میں پھر مسجد ہی میں اعلان کرتا رہے، کیونکہ صحیح مسلم کی حدیثِ پاک ہے رسول اللہ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا

ترجمہ: مسجد کے اندر اگر کوئی شخص اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہو تو سننے والے شخص کو چاہیے کہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی چیز واپس نہ لوٹائے کہ بے شک مسجدیں اس چیز کے نہیں بنائی گئی۔

(صحيح مسلم ، رقم الحديث568، مطبوعہ دار احياء التراث العربي، بيروت)

اور فتح القدیر، درر الحکام اور بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے

أَنَّهُ يُكْرَهُ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْمُبَاحِ بِخِلَافِ غَيْرِهِ وَلِهَذَا قَالُوا الْكَلَامُ الْمُبَاحُ فِي الْمَسْجِدِ مَكْرُوهٌ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

ترجمہ: معتکف کے لئے (بلا حاجت) مباح گفتگو کرنا مکروہ ہے بخلاف غیر معتکف کے، اور اسی وجہ سے فقہاء نے فرمایا کہ مسجد میں مباح کلام کرنا مکروہ ہے اور نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (جلا دیتی ہے)

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ، ج 2 ص 327 مطبوعہ دار الکتب الاسلامی)

اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيْرِ الْخَيْرِ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لِغَيْرِ الْمُعْتَكِفِ فَمَا ظَنُّك بِالْمُعْتَكِفِ

ترجمہ: اور ایسی گفتگو جس میں کوئی بھلائی نہ ہو غیر معتکف کو بھی مکروہ ہے تو معتکف کے بارے تمہارا کیا خیال ہے؟ (وہ بدرجہ اولی مکروہ ہے)۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج 1 ص352، مطبوعہ المطبعة الکبری الأمیریة القاھرة، مصر)

اور جوہرہ نیرہ میں امام ابو بکر بن علی بن محمد الحدادی الزبیدی الیمنی الحنفی فرماتے ہیں

وَمَحَاسِنُ الِاعْتِكَافِ ظَاهِرَةٌ فَإِنَّ فِيهِ تَسْلِيمَ الْمُعْتَكِفِ كُلِّيَّتَهُ إلَى طَاعَةِ اللَّهِ لِطَلَبِ الزُّلْفَى وَتَبْعِيدَ النَّفْسِ عَنْ شُغْلِ الدُّنْيَا الَّتِي هِيَ مَانِعَةٌ عَمَّا يَسْتَوْجِبُهُ الْعَبْدُ مِنْ الْقُرْبَى

ترجمہ: اور اعتکاف کی خوبیاں ظاہر ہیں بے شک معتکف حالتِ اعتکاف میں اپنے آپ کو مکمل طور پر اطاعت الہی کے حوالے کر دیتا ہے تاکہ وہ اس کا قرب و رضا حاصل کر سکے اور اپنے نفس کو ان دنیوی مشاغل سے دور رکھے جو ایک بندے کو قرب الہی حاصل کرنے میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔

(الجوھرة النیرة علی مختصر القدوری ، کتاب الاعتکاف،ج1 ص145، المطبعة الخیریة)

نوٹ: بعض کاروباری حضرات (Business man) حالت اعتکاف میں موبائل پر ہی اپنا سارا کاروبار چلا رہے ہوتے ہیں اس سے اجتناب چاہیے کہ اعتکاف کا اصل مقصود فوت ہو جاتا ہے۔

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

ابوحنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفــــراللہ الغني ذنبہ الخفي و الجلي)

03/06/2018

الجواب صحیح

ابو اطہر مفتی محمد اظہر المدني (سلمہ الغني)

رئیس دارالافتاء فیضان شریعت

معتکف کا سگریٹ نوشی کرنا

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ اگر کوئی شخص اعتکاف بیٹھا ہو تو کیا وہ حالت اعتکاف میں سگریٹ پی سکتا ہے ،جبکہ وہ سگریٹ کے بغیر نہیں رہ سکتا اور سحری کے وقت یا افطاری کرنے کے بعد وہ سگریٹ پیئے گا؟

سائل:بشارت (بر منگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

معتکف کے لیے سگریٹ پینا منع ہے کیونکہ مسجد یا فنائے مسجد میں سگریٹ نوشی کی وجہ سے بدبو پیدا ہوتی ہے جبکہ مسجد کو صاف ستھرا رکھنے اور گندگی سے بچانے کا حکم ہے ، اور اگر سگریٹ نوشی کے لئے معتکف مسجد یا فنائے مسجد سے باہر جائے گا تو اعتکاف ہی ٹوٹ جائے گا، چنانچہ قرآنِ مجید کے اندر اللہ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ

ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو۔

(سورۃ البقرۃ 125)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر اور محلہ میں مسجدیں بنانے، انہیں پاک صاف رکھنے اور خوشبو دار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(سنن ابي دَاوُدَ، رقم الحديث 455، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

اور صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا،فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُوآدَمَ

ترجمہ: جو کوئی شخص پیاز (Onion)، لہسن (Garlic) یا گندنا (ایک بدبودار سبز پودا، سبز پیاز بمع سبز شاخ، Leek) کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے بیشک فرشتوں کو بھی اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس چیز سے بنو آدم کو تکلیف ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث 564، مطبوعہ دار احیاء التراث العربي، بیروت)

اور امام بدر الدین العینی الحنفی اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وَيلْحق بِمَا نَص عَلَيْهِ فِي الحَدِيث كل مَا لَهُ رَائِحَة كريهة من المأكولات وَغَيرهَا

ترجمہ: اور ہر وہ چیز جس سے بدبو آئے خواہ وہ کھانے کی چیز ہو یا اس کے علاوہ (پینے، پہننے یا استعمال وغیرہ کرنے کی چیز ہو) وہ بھی حدیث میں بیان کردہ حکم کے ساتھ ملحق ہے (اس کو مسجد میں لانا منع ہے)

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاري ،ج 6 ص 146، مطبوعہ دار احیاء التراث العربي، بیروت)

اور ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ السامی فرماتے ہیں

وَكَذَلِكَ أَلْحَقَ بَعْضُهُمْ بِذَلِكَ مَنْ بِفِيهِ بَخَرٌ أَوْ بِهِ جُرْحٌ لَهُ رَائِحَةٌ، وَكَذَلِكَ الْقَصَّابُ، وَالسَّمَّاكُ، وَالْمَجْذُومُ وَالْأَبْرَصُ أَوْلَى بِالْإِلْحَاقِ

ترجمہ: ایسے ہی بعض علماء نے اس شخص کو بھی اسی حکم میں داخل کیا ہے (اس کو بھی مسجد میں آنا منع ہے) جس کے منہ یا زخم سے بدبو آتی ہو اور اسی طرح قصائی، ماہی گیر (مچھلیاں پکڑنے والا)، مجزوم اور کوڑھ کی بیماری والا شخص بدرجہ اولی اسی حکم میں داخل ہے (ان کا مسجد میں آنا منع ہے کیونکہ عموماً ان سے گھِن آتی ہے)

(رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلوة، ج1 ص 661، مطبوعہ دار الفكر، بيروت)

اور الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

فَمِنْهَا الْخُرُوجُ مِنْ الْمَسْجِدِ فَلَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ لَيْلًا وَنَهَارًا إلَّا بِعُذْرٍ، وَإِنْ خَرَجَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعْتِكَافُهُ

ترجمہ: اور جن سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے ان میں سے مسجد سے نکلنا بھی ہے، لہذا معتکف بلا عذر دن یا رات کے کسی بھی حصے میں (مسجد اور فنائے مسجد) سے باہر نہیں نکلے گا اور اگر وہ بغیر عذر کے ایک لمحہ کے لئے بھی باہر نکلا تو اس کا اعتکاف فاسد ہو گیا (ٹوٹ گیا)۔

(الفتاوى الهندية المعروف فتاوى عالمگیری ،كتاب الصوم، ج 1 ص 212، مطبوعہ دار الفكر، بيروت)

هـذاما سنح لی،والله اعلم بالصواب

المفتقـــر الى رحمة الله التـوّاب

لقد اصاب من اجاب
مفتی عطا محمد مشاهدی (عفی عنہ)
رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت ،یوپی،ھند

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غـــفـــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)
المتخصص في الفقه الاسلامي
04/06/2018

معتکف کا اجارہ پر مسجد میں بچے پڑھانے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا قاری صاحب اگر اعتکاف بیٹھ جائیں تو کیا وہ مسجد میں رہتے ہوئے بچوں کو تعلیم دے سکتے ہیں جبکہ ان کا اس تعلیم پر اجارہ بھی ہے یعنی انہیں اس کی اجرت بھی دے جائے گی ؟۔سائل: حسن (UK)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

صورت مستفسرہ میں قاری صاحب کا حالت اعتکاف میں تعلیم دینا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ معتکف کو مسجد میں رہ کر اجرت اور پیشے کو طور پر کوئی کام کرنا مکروہ ہے البتہ اگروہ بغیر اجرت کے تعلیم قرآن دیں جس سے مسجد کی صفائی اور نمازیوں کی نماز میں خلل واقع نہ ہوتو جائز ہے بلکہ بہت اعلی عبادت ہے، ایسی صورت میں بچوں کی تعلیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے معتکف امام صاحب کو چاہیے کہ وہ اعتکاف کے ایام میں تعلیم قرآن پر اجارہ نہ کریں بلکہ فی سبیل اللہ پڑھائیں اور مسجد انتظامیہ (Masjid Mangement committee) کو چاہیے کو وہ الگ سے امام صاحب کی معقول خدمت کر دیں، ان شاء اللہ بچوں کی تعلیم میں بھی حرج نہیں ہو گا اور جانبین کا مقصود بھی بلا کراہت حاصل ہو جائے گا۔

چنانچہ سنن ابی داود کی حدیث پاک ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے

(سنن ابي دَاوُدَ، رقم الحديث 1079، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

اور البحر الرائق شرح کنز الدقائق اور مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے

وَكَذَا كُرِهَ فِيهِ التَّعْلِيمُ وَالْكِتَابَةُ وَالْخِيَاطَةُ بِأَجْرٍ وَكُلُّ شَيْءٍ يُكْرَهُ فِيهِ كُرِهَ فِي سَطْحِهِ

ترجمہ: اور اسی طرح (معتکف کے لئے) مسجد میں اجرت پر تعلیم دینا، لکھنا اور سلائی کرنا مکروہ ہے اور ہر وہ کام جو مسجد میں کرنا مکروہ ہے وہ مسجد کی چھت پر کرنا بھی مکروہ ہے (مطلب مسجد کی پہلی منزل یا دوسری منزل پر بھی مکروہ ہے)۔

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق ،كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ج 2 ص 327 مطبوعہ دار الكتب الاسلامى)

(مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر ج 1 ص 257،مطبوعہ دار احياء التراث العربي،بيروت)

اور جوہرہ نیرہ میں امام ابو بکر بن علی بن محمد الحدادی الزبیدی الیمنی الحنفی فرماتے ہیں

وَكَذَلِكَ يُكْرَهُ أَشْغَالُ الدُّنْيَا فِي الْمَسَاجِدِ كَتَحْبِيلِ الْقَعَائِدِ وَالْخِيَاطَةِ وَالنِّسَاجَةِ وَالتَّعْلِيمِ إنْ كَانَ يَعْمَلُهُ بِأُجْرَةٍ وَإِنْ كَانَ بِغَيْرِ أُجْرَةٍ أَوْ يَعْمَلُهُ لِنَفْسِهِ لَا يُكْرَهُ إذَا لَمْ يَضُرَّ بِالْمَسْجِدِ

ترجمہ: ایسے ہی معتکف کے لئے مسجد میں دنیاوی کاموں میں مشغول ہونا جیسے عورتوں کے ساتھ بیٹھنا، کپڑا سلائی کرنا، کپڑا بننا، اور تعلیم دینا اگر اجرت پر کرے تو مکروہ ہے اور اگر بغیر اجرت کے کرے یا اپنے لئے کرے تو پھر مکروہ نہیں ہے جبکہ مسجد (اور نمازیوں) کو نقصان نہ پہنچے۔

(الجوهرة النيرة على مختصر القدورى ، كتاب الصلاة،ج1 ص147، لمطبعة الخيرية)

اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

وَيُكْرَهُ أَنْ يَخِيطَ فِي الْمَسْجِدِ لِأَنَّ الْمَسْجِدَ أُعِدَّ لِلْعِبَادَةِ دُونَ الِاكْتِسَابِ وَكَذَا الْوَرَّاقُ وَالْفَقِيهُ إذَا كَتَبَ بِأَجْرٍ أَوْ الْمُعَلِّمُ إذَا عَلَّمَ الصِّبْيَانَ بِأَجْرٍ وَإِنْ فَعَلُوا بِغَيْرِ أَجْرٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ

ترجمہ: اور (معتکف کو) مسجد میں کپڑے سلائی کرنا مکروہ ہے اس لئے کہ مسجد عبادت کے لئے بنائی گئی ہے کمائی کرنے کے لئے نہیں اور اسی طرح کاتب اور فقیہ اگر اجرت پر لکھے یا استاد بچوں کو اجرت پر تعلیم دے تو یہ بھی مکروہ ہے اور اگر یہ کام وہ بغیر اجرت کے کریں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق کتاب الصوم، باب الاعتکاف ج 1 ص352، مطبوعہ المطبعة الکبری الأمیریة القاهرة ،مصر)

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمة اللہ التـوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غــفـــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

07/06/2018

الجواب صحیح و المجیب نجیح

مفتی محمد عطا اللہ نعیمی (عفی عنہ)

رئیس دارالحدیث ودارالافتاء جامعة النور

جمعیت أشاعت اهلسنت پاکستان

معتکفہ بیوی کیساتھ افطاری کرنے کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر بیوی اپنی مسجد بیت میں اعتکاف بیٹھی ہو تو کیا شوہر اس کی مسجد بیت میں آکر دونوں اکٹھے سحری و افطاری کر سکتے ہیں؟

سائلہ: ایک بہن (Netherlands)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

بیوی مسجد بیت میں معتکفہ ہو تو فقط افطاری یا سحری شوہر اور بیوی کا اکٹھا کھانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ سحری و افطاری مسجد بیت ہی میں کھائیں نیز دونوں کو اپنے نفس پر پورا یقین ہو کہ وہ اپنے جذبات

قابو میں رکھیں گے اور کسی بھی ایسے فعل کا ارتکاب نہیں ہو گا جو مفسد صوم و اعتکاف ہو، البتہ جوان میاں بیوی کو یا جن کو اپنے نفس پر یقین نہ ہو انہیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ حالت اعتکاف میں زوجین کو جماع اور دواعی جماع (بوس و کنار اور گلے ملنا وغیرہ) سے منع کیا گیا ہے، ایک دوسرے کی خدمت یا دلجوئی کرنا منع نہیں، چنانچہ صحیح البخاري میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں

وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهْوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ معتکف ہوتے اور میں حائضہ ہوتی اس کے باوجود آپ سر مبارک (مسجد سے) باہر کر دیتے اور میں اسے دھوتی تھی۔

(صحيح البخاري ،كتاب الاعتكاف، رقم الحديث 2031 مطبوعہ دار طوق النجاة)

اور صحیح بخاری ہی میں حضرت حسین بن علي رضي اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ: لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ، وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا، فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَجَازَا، وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں (اعتکاف میں) تھے آپ کے پاس ازواج مطہرات بیٹھی تھیں۔ جب وہ چلنے لگیں تو آپ نے صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جلدی نہ کر، میں تمہیں چھوڑنے چلتا ہوں۔ ان کا حجرہ دار اسامہ رضی اللہ عنہ میں تھا، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے ساتھ نکلے تو دو انصاری صحابیوں سے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی ملاقات ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا اور جلدی سے آگے بڑھ جانا چاہا۔ لیکن آپ نے فرمایا ٹھہرو! ادھر سنو! یہ صفیہ بنت حیی ہیں (جو میری بیوی ہیں) ان حضرات نے عرض کی، سبحان اللہ! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ شیطان (انسان کے جسم میں) خون کی طرح دوڑتا ہے اور مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی (بری) بات نہ ڈال دے۔

(صحيح البخاري ،كتاب الاعتكاف، رقم الحديث 2038 ، مطبوعہ دار طوق النجاة)

اور ویسے بھی معتکف کو حالت اعتکاف میں نکاح کرنے کی اجازت ہے تو ساتھ مل کر فقط سحری و افطاری کرنا بدرجہ اولی جائز ہے چنانچہ جوہرہ نیرہ میں ہے

وَيَجُوزُ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ

ترجمہ: اور معتکف کے لئے نکاح کرنا اور (طلاق رجعی کی صورت میں) رجوع کرنا جائز ہے۔

(الجوهرة النيرة على مختصر القدورى ، كتاب الصوم،ج1 ص147 ،المطبعة الخيرية)

اور الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ میں ہے

أَمَّا إِنْ كَانَ ذَلِكَ بِغَيْرِ شَهْوَةٍ مِثْل أَنْ تَغْسِل رَأْسَهُ أَوْ تُنَاوِلَهُ شَيْئًا فَلاَ بَأْسَ بِهِ لأَِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُدْنِي رَأْسَهُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَتُرَجِّلُهُ

ترجمہ: اور اگر شہوت نہ ہو تو (معتکف کے) سر کو دھونے یا اس کو کوئی چیز کھلانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حالت اعتکاف میں اپنا سر اقدس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب فرماتے اور وہ آپ علیہ السلام کے سر مبارک پر کنگھی کر دیتی۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 22 ص 266 ، مادة ،الرفث في الاعتكاف)

اور قرآن مجید میں اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے

وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَۙ فِی الْمَسٰجِدِؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَاؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ

ترجمہ:اور عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یونہی لوگوں کے لئے اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار ہوجائیں۔

(سورۃ البقرۃ، 187)

اورفتاوی عالمگیری میں ہے

فَيَحْرُمُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ الْجِمَاعُ وَدَوَاعِيهِ نَحْوَ الْمُبَاشَرَةِ وَالتَّقْبِيلِ وَاللَّمْسِ وَالْمُعَانَقَةِ

ترجمہ: اور معتکف پر جماع اور داوعی جماع مثلاً گلے ملنا،بوسہ دینا،چھونا اور معانقہ کرنا حرام ہے۔

(الفتاوی الهندیة المعروف فتاوی عالمگیری ،کتاب الصوم، ج 1 ص 213 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور صحیح بخاری کی حدیث پاک ہے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

وَالْمَعَاصِي حِمَى اللَّهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكْ أَنْ يُوَاقِعَهُ

ترجمہ: اور گناہ اللہ کی منع کردہ ایک چراگاہ ہے پس جو کوئی ممنوع چراگاہ کے آس پاس اپنے جانور چرائے وہ قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے۔یعنی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے

(صحيح البخاري ، رقم الحديث 2051 مطبوعہ دار طوق النجاة)

اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

وَلَا يَجُوزُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا وَلَا إلَى نَفْسِ الْبَيْتِ مِنْ مَسْجِدِ بَيْتِهَا إذَا اعْتَكَفَتْ وَاجِبًا أَوْ نَفْلًا

ترجمہ: اور اعتکاف والی عورت نے جب نفلی یا واجب اعتکاف کیا ہو تو اس کا اپنے گھر سے باہر نکلنا، یہاں تک اپنی مسجد بیت سے باہر اپنے گھر کے کسی دوسرے حصے کی طرف جانا بھی جائز نہیں۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ، ج 1 ص350 مطبوعہ المطبعة الکبری الأمیریة القاهرة ،مصر)

هــذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــــر الی رحمة اللہ التـوّاب

الجواب صحیح و المجیب نجیح

مفتی محمد عطا اللہ نعیمی (عفی عنہ)

رئیس دار الحدیث ودار الافتاء جامعة النور

جمعیت أشاعت اهلسنت پاکستان

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــــراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

06/06/2018

روزہ کی حالت میں ڈرپ(Drip) لگوانے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ روزے کی حالت میں ڈرپ(Drip) لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ ۔سائل:ظفر (بر منگھم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

روزے کی حالت میں ڈرپ(Drip) لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا(روزہ نہیں ٹوٹتا) کیونکہ بدن میں داخل ہونے والی چیز سے روزہ اسی وقت فاسد ہوتا ہے جبکہ وہ منافذ اصلیہ(بدن میں قدرتی راستے جیسے منہ،ناک وغیرہ) کے ذریعے بدن میں داخل ہو یا پھر وہ جوفِ معدہ یا جوفِ دماغ تک پہنچے ،اور جو چیز مسامات (pores)کے ذریعے جسم

میں داخل ہو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اور ڈرپ (Drip) کے ذریعے دوائی بدن میں منافذ کے راستے (Natural Routes) داخل نہیں ہوتی اور نہ جوفِ معدہ اور جوفِ دماغ تک پہنچتی ہے بلکہ خود ساختہ راستے کے ذریعے بدن میں منتقل کی جاتی ہے لہذا اس سے روزہ بھی فاسد نہیں ہو گا۔ چنانچہ الفتاوی الھندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

وَمَا يَدْخُلُ مِنْ مَسَامِّ الْبَدَنِ مِنْ الدُّهْنِ لَا يُفْطِرُ

ترجمہ: جو تیل مسامات کے ذریعے بدن میں داخل ہو وہ مفسد صوم نہیں ہوتا

(الفتاوى الهندية المعروف فتاوى عالمگيرى ، ج 1 ص 203 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے

لِأَنَّ الدَّاخِلَ مِنْ الْمَسَامِّ الْغَيْرِ النَّافِذَةِ لَا يُنَافِي

ترجمہ: اس لیے کہ منافذ کے علاوہ مسامات کے ذریعے داخل ہونے والی اشیاء منافی صوم نہیں ہوتی

(مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر ج 1 ص 244)

اور اس بات پر بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص پانی میں نہائے اور اس کے بدن میں برودت (ٹھنڈک) محسوس ہو تو اس سے کا روزہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ وہ پانی کی برودت مسامات کے ذریعے گئی ہے۔ چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے

أَنَّ مَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ فَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ أَنَّهُ لَا يُفْطِرُهُ

ترجمہ: جو شخص پانی میں نہائے اور اس نے پانی کی ٹھنڈک اپنے بدن میں محسوس کی تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

(رد المحتار على الدر المختار، ج2 ص 396 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور رد المحتار ہی میں ہے

وَالْمُفْطِرُ إنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ

ترجمہ: جو چیز بدن میں منافذ (Natural Routs) کے ذریعے داخل ہو وہ روزے کو فاسد کر دیتی ہے۔
(رد المحتار علی الدر المختار، ج2 ص 395 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور فتح القدیر میں ہے

وَالْمُفْطِرُ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ كالمدخل و المخرج لا من المسام

ترجمہ: جو چیز منافذ کے راستے (Natural Routs) داخل ہو وہ روزے کو فاسد کرتی ہے جیسے مدخل (ناک، منہ وغیرہ) اور مخرج (پاخانے کا مقام وغیرہ)، نہ کہ جو مسامات کے ذریعے داخل ہو۔
(فتح القدیر، کتاب الصوم، باب ما یوجب القضاء و الکفارۃ ج2 ص 257)

البتہ روزے کے اثرات میں تخفیف اور طاقت حاصل کرنے کے لیے ڈرپ (Drip) لگوانا مکروہ ہے کیونکہ اس سے روزے کا اصل مقصد فوت ہوجاتا ہے۔

ھذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقر الی رحمۃ اللہ التوّاب

ذالك كذلك وأني مصدق لذلك
مفتی عطا محمد مشاهدی (عفي عنه)
رئیس دار الافتاء دارالعلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت،یوپی،ھند

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غفراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)
25/05/2018

صائمہ کا حائضہ ہونے پر روزے کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت کو اگر روزے کی حالت میں حیض آجائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ نیز بقیہ دن کیا وہ روزے سے رہی گی یا کچھ کھا پی سکتی ہے؟۔: محمد اسماعیل کورلے (Mauritius)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

عورت کو حالتِ روزہ حیض آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ وہ غروب آفتاب سے چند منٹ پہلے ہی کیوں نہ ہو اور بقیہ دن حائضہ کو تشبہ بالصائمین (روزہ داروں کی طرح رہنا) ضروری نہیں ہے البتہ اسے چاہیے کہ چھپ چھپ کر کھائے۔چنانچہ مصنف عبد الرزاق میں حضرت قتادہ اور حماد رضی اللہ عنہما سے منقول ہے

إِذَا حَاضَتْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَهِيَ صَائِمَةٌ أَفْطَرَتْ وَقَضَتْ

ترجمہ: اگر روزہ دار عورت عصر کے حیض والی ہوئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعد میں اس روزے کی قضا کرے۔

(مصنف عبد الرزاق، باب الحائض تطهر قبل غروب الشمس، ج2 ص396 مطبوعہ المجلس العلمي ،هند)

اور فتاوی عالمگیری میں ہے

وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهُ لَا يَجِبُ التَّشَبُّهُ بِالصَّائِمِ عَلَى الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ وَالْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ

ترجمہ:اس بات پر علماء کا اجماع ہے حیض،نفاس،بیمار اور مسافر پر تشبہ بالصائمین(روزہ داروں کی طرح رہنا) ضروری نہیں ہے۔

(الفتاوی الهندية المعروف فتاوی عالمگیری ،کتاب الصوم، ج 1 ص 215 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور جوھرہ نیرہ میں ہے

وَإِذَا حَاضَتْ الْمَرْأَةُ أَفْطَرَتْ وَقَضَتْ وَكَذَا إذَا نَفِسَتْ وَهَلْ تَأْكُلُ سِراًّ أَوْ جَهْرًا قِيلَ سِراًّ وَقِيلَ جَهْرًا وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ التَّشَبُّهُ

ترجمہ:اور اگر عورت کو حیض آیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور وہ اس روزے کی قضا کرے گی اور اسی طرح اگر نفاس والی ہوگئی(تو بھی روزہ ٹوٹ گیا) رہی بات کہ وہ چھپ کر کھائے گی یا علانیہ؟ تو کہا گیا ہے کہ چھپ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اعلانیہ کھائے اس پر روزہ دار کی طرح رہنا واجب نہیں ہے۔

(الجوهرة النيرة على مختصر القدوری ، کتاب الصلاۃ،ج1ص144،المطبعة الخيرية)

اورصدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوي بہار شریعت میں فرماتے ہیں

حیض و نفاس والی کے لیے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً، روزہ کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں، مگر چھپ کر کھانا اَولیٰ ہے خصوصاً حیض والی کے لیے۔

(بہار شریعت،حصہ پنجم،روزے کا بیان، ج 1 ص 1007 مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ پاکستان)

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــــراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي

المتخصص في الفقہ الاسلامي

06/06/2018

الجواب صحیح و المجیب نجیح

مفتی محمد عطا اللہ نعیمی (عفی عنہ)

رئیس دارالحدیث ودارالافتاء جامعۃ النور

جمعیت أشاعت اھلسنت پاکستان

معتکفہ کا جگہ تبدیل کرنے کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر عورت اپنی مسجد بیت(گھر کا وہ حصہ جو عورت نے اپنی نماز کے لئے منتخب کیا ہو) میں اعتکاف بیٹھ جائے پھر اپنی جگہ کسی دوسرے کمرے میں تبدیل کرلے تو کیا اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

سائل: محمد سفیان ارشد (Notigham)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

عورت نے اپنی مسجد بیت میں ایک مرتبہ سنت اعتکاف شروع کردیا تو اب اعتکاف مکمل کرنے سے پہلے بلا حاجت طبعی و شرعی کسی دوسری جگہ منتقل نہیں ہو سکتی اور اگر بلا عذر شرعیہ کسی دوسری جگہ منتقل ہوتی ہے تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا(ٹوٹ جائے گا)،چنانچہ بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع میں علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی فرماتے ہیں

أَمَّا الْمَرْأَةُ إذَا اعْتَكَفَتْ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا لَا تَخْرُجُ مِنْهُ إلَى مَنْزِلِهَا إلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ؛ لِأَنَّ ذَلِكَ فِي حُكْمِ الْمَسْجِدِ لَهَا عَلَى مَا بَيَّنَّا

ترجمہ: عورت جب اپنی مسجد بیت میں اعتکاف بیٹھ جائے تو بغیر حاجت انسانی کے اپنے ہی گھر کے کسی دوسرے حصے میں بھی نہیں جا سکتی اس لئے کہ مسجد بیت اس کے حق میں مسجد ہی کے حکم میں ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا۔

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،كتاب الاعتكاف،ج 2 ج 114 ،مطبوعة دار الكتب العلمية)

اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا إذَا اُعْتُكِفَ فِيهِ

ترجمہ:اور معتکفہ جب اعتکاف بیٹھ جائے تو پھر اپنی مسجد بیت سے نہ نکلے۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ، ج 1 ص350 مطبوعہ المطبعة الکبری الأمیریة القاھرة ،مصر)

اور اسی میں ہے

وَلَا يَجُوزُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا وَلَا إلَى نَفْسِ الْبَيْتِ مِنْ مَسْجِدِ بَيْتِهَا إذَا اعْتَكَفَتْ وَاجِبًا أَوْ نَفْلًا

ترجمہ: اور اعتکاف والی عورت نے جب نفلی یا واجب اعتکاف کیا ہو تو اس کا اپنے گھر سے باہر نکلنا ، یہاں تک اپنی مسجد بیت سے باہر اپنے گھر کے کسی دوسرے حصے کی طرف جانا بھی جائز نہیں ۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ، ج 1 ص350 مطبوعہ المطبعة الکبری الأمیریة القاھرة ،مصر)

اور الفتاوی الھندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری میں ہے

فَمِنْهَا الْخُرُوجُ مِنْ الْمَسْجِدِ فَلَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ لَيْلًا وَنَهَارًا إلَّا بِعُذْرٍ، وَإِنْ خَرَجَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعْتِكَافُهُ

ترجمہ:اور جن سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے ان میں سے مسجد سے نکلنا بھی ہے، لہذا معتکف بلا عذر دن یا رات کے کسی بھی حصے میں(مسجداور فنائے مسجد) سے باہر نہیں نکلے گا اور اگر وہ بغیر عذر کے ایک لمحہ کے لئے بھی باہر نکلا تو اس کا اعتکاف فاسد ہو گیا(ٹوٹ گیا)۔

(الفتاوی الھندیة المعروف فتاوی عالمگیری ،کتاب الصوم، ج 1 ص 212 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ھــذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــــر الی رحمة اللہ التــوّاب

قد اصاب من اجاب
مفتی عطا محمد مشاھدی (عفي عنه)
رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت ،یوپی،ھند

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غـــفــــراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)
المتخصص في الفقه الاسلامي
06/06/2018

معتکفہ بیوی سے بوس وکنار کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر بیوی گھر کی مسجد بیت میں بحالتِ اعتکاف ہو اور اس کا شوہر اپنی خواہش کا اظہار کرے تو وہ کس حد تک جا سکتے ہیں جس سے اعتکاف بھی نہ ٹوٹے؟۔سائل:عمران (لندن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

حالت اعتکاف میں زوجین کو جماع اور دواعی جماع (مثلاً گلے لگانا،بوسہ دینا اور شہوت کے ساتھ چھونا وغیرہ) حرام و گناہ ہے اور اگر جماع کیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا خواہ انزال ہو یا نہ ہو،اور دواعی جماع میں اگر انزال ہوا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور انزال نہ ہونے کی صورت میں اعتکاف تو نہیں ٹوٹے گا مگر گناہ ہو گا،البتہ حالت اعتکاف میں بغیر شہوت کے چھونا،مصافحہ کرنا ،دیکھنا اور بات کرنا جائز ہے،چنانچہ قرآن مجید میں اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے

وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَۙ فِی الْمَسٰجِدِؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَاؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ

ترجمہ:اور عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یونہی لوگوں کے لئے اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار ہوجائیں۔

(سورۃ البقرۃ، 187)

اور سنن ابی داود میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ

ترجمہ: سنت یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والا کسی مریض کی عیادت نہ کرے، نہ جنازے میں شریک ہو، نہ (شہوت کے ساتھ) عورت کو چھوئے، اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے، اور نہ کسی ضرورت سے نکلے سوائے ایسی ضرورت کے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔

(سنن ابي دَاوُدَ ، رقم الحديث 2473 مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

اور در المختار مع رد المحتار میں ہے

وَيَحْرُمُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ الْوَطْءُ وَاللَّمْسُ وَالْقُبْلَةُ

ترجمہ: اور معتکف پر جماع، چھونا اور بوسہ لینا حرام ہے۔

(در المختارمع رد المحتار، کتاب االصوم، باب مايفسد الصوم و مالا يفسد، ج2 ص396 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور فتاوی عالمگیری میں ہے

فَيَحْرُمُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ الْجِمَاعُ وَدَوَاعِيهِ نَحْوَ الْمُبَاشَرَةِ وَالتَّقْبِيلِ وَاللَّمْسِ وَالْمُعَانَقَةِ وَالْجِمَاعِ فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ، وَالْجِمَاعُ عَامِدًا أَوْ نَاسِيًا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا يُفْسِدُ الِاعْتِكَافَ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ، وَمَا سِوَاهُ يُفْسِدُ إِذَا أَنْزَلَ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ لَا يُفْسِدُ

ترجمہ: اور معتکف پر جماع اور دواعی جماع مثلاً گلے ملنا، بوسہ دینا، (شہوت کے ساتھ) چھونا، معانقہ کرنا اور فرج کے علاوہ میں جماع کرنا حرام ہے، اور دن رات اس معاملے میں برابر ہیں، اور جماع خواہ جان بوجھ کر کرے یا بھولے سے، دن کو کرے یا رات کو انزال (Enjaculate) ہو یا نہ ہو بہرحال اعتکاف

فاسد ہو گیا، اور بقیہ معاملات (گلے ملنا، بوسہ دینا، چھونا وغیرہ) میں اگر انزال ہوا تو اعتکاف فاسد اور اگر انزال نہیں ہوا تو اعتکاف فاسد نہیں ہو گا۔

(الفتاوى الهندية المعروف فتاوى عالمگیری ،کتاب الصوم، ج 1 ص 213 مطبوعہ دار الفكر بيروت)

اور بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع میں علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی فرماتے ہیں

وَكَذَا التَّقْبِيلُ وَالْمُعَانَقَةُ وَاللَّمْسُ أَنَّهُ إنْ أَنْزَلَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ؛ فَسَدَ اعْتِكَافُهُ وَإِلَّا فَلَا يَفْسُدُ لَكِنَّهُ يَكُونُ حَرَامًا بِخِلَافِ الصَّوْمِ فَإِنَّ فِي بَابِ الصَّوْمِ لَا تَحْرُمُ الدَّوَاعِي إذَا كَانَ يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ

ترجمہ: اور اسی طرح بوسہ دینا، معانقہ کرنا اور (شہوت کیساتھ) چھونا ہے اگر ان سے انزال ہو گیا تو اعتکاف فاسد ہو گیا اور اگر انزال نہ ہو تو اعتکاف فاسد نہیں ہو گا مگر یہ حرام کام ہوا، بخلاف روزے کے کہ اس میں اگر نفس پر اطمینان ہو تو داوعی جماع (گلے ملنا، بوسہ دینا، بلا شہوت چھونا، معانقہ کرنا) حرام نہیں ہوتے۔

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،كتاب الاعتكاف،ج 2 ج 116 ،مطبوعة دار الكتب العلمية)

اور الموسوعة الفقهية الكويتية میں ہے

أَمَّا إِنْ كَانَ ذَلِكَ بِغَيْرِ شَهْوَةٍ مِثْل أَنْ تَغْسِل رَأْسَهُ أَوْ تُنَاوِلَهُ شَيْئًا فَلاَ بَأْسَ بِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُدْنِي رَأْسَهُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَتُرَجِّلُهُ

ترجمہ: اور اگر شہوت نہ ہو تو (معتکف کے) سر کو دھونے یا اس کو کوئی چیز کھلانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حالت اعتکاف میں اپنا سر اقدس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب فرماتے اور وہ آپ علیہ السلام کے سر مبارک پر کنگھی کر دیتی۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج 22 ص 266 ، مادة ،الرفث في الاعتكاف)

هــذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقــــــــر الی رحمۃ اللہ التــوّاب

الجواب صحيح و المجيب نجيح

مفتی محمد عطا اللہ نعیمی (عفی عنہ)
رئیس دارالحدیث ودارالافتاء جامعۃ النور
جمعیت اشاعت اھلسنت پاکستان

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غــــفــــــراللہ الغني ذنبہ الخفي و الجلي)
المتخصص في الفقه الاسلامي
07/06/2018

ملک میں تیس روزے رکھے اور یہاں آکر عید یا روزہ؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے کہ اگر کوئی شخص اپنے ملک میں تیسواں روزہ رکھ کر عید کی چھٹیاں گزارنے کے لئے کسی دوسرے ملک میں جائے اور وہاں پہنچ کر پتا چلے کہ ان کا ابھی ایک روزہ باقی ہے جبکہ شخص مذکور نے تیس روزے پہلے ہی مکمل کر لئے ہوئے ہیں تو کیا وہ اکیلا اپنی عید کرے گا یا ان کے ساتھ روزہ رکھے گا؟۔سائل:عدنان الہی (KSA)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

صورت مسئولہ میں وہ شخص مذکور ان کے ساتھ روزہ رکھے گا اور جس دن وہاں عید ہوگی ان کے ساتھ وہاں عید کرے گا اگرچہ اس کے روزوں کی تعداد اکتیس (31) ہو جائے۔چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

ترجمہ:تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے

(سورة البقرة ، 185)

اور جامع الترمذی میں حدیث پاک ہے حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ

ترجمہ : صیام کا دن وہی ہے جس دن تم سب روزہ رکھتے ہو اور افطار کا دن وہی ہے جب سب عید الفطر مناتے ہو اور اضحٰی کا دن وہی ہے جب سب عید مناتے ہو۔

(جامع الترمذی ،رقم الحدیث 697 شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر)

اور نہر الفائق شرح کنز الدقائق میں علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم بن ابن نجیم الحنفی فرماتے ہیں

ولو أكمل العدة لم يفطر إلا مع الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام: صومكم يوم تصومون وفطركم يوم تفطرون رواه الترمذي وغيره

ترجمہ: اور اگر اس نے تیس روزے مکمل کرلئے تو وہ عید نہ کرے مگر امام کے ساتھ اس لئے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا صیام کا دن وہی ہے جس دن تم سب روزہ رکھتے ہو اور عید الفطر کا دن وہی ہے جب سب عید الفطر مناتے ہو، اس کو امام ترمذی وغیرہ نے روایت فرمایا۔

(نہر الفائق شرح کنز الدقائق،ج 2 ص 12، مطبوعة دار الکتب العلمية)

هـذاما سنح لی،والله اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمة الله التـوّاب

قد اصاب من اجاب

مفتی عطا محمد مشاهدی (عفي عنه)

رئیس دارالافتاء دارالعلوم حشمت الرضا

پیلی بھیت ،یوپی،ھند

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غـــفـــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

07/06/2018

رمضان سے پہلے فطرہ ادا کرنا کیسا؟؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا عید سے پہلے فطرہ ادا کر سکتے ہیں؟ اور کتنا پہلے ؟نیز کیا رمضان سے پہلے رجب میں اگر کسی نے فطرہ دیا تو ادا ہو جائے گا؟

سائل:ڈاکٹر طاہر (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

صدقۂ فطر کا وجوبی وقت عید کے دن طلوع صبح صادق ہے جبکہ اس کا مستحب وقت نماز عید سے پہلے ادا کرنا ہے البتہ عید سے دو دن پہلے یا رمضان کے پہلے عشرے یہاں تک کے رمضان سے بھی پہلے ادا کرنا جائزہے،چنانچہ جوہرہ نیرہ میں امام ابو بکر بن علی بن محمد الحدادی الزبیدی الیمنی الحنفی فرماتے ہیں

وَوُجُوبُ الْفِطْرَةِ يَتَعَلَّقُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ

ترجمہ:صدقہ فطر کے وجوب کا تعلق عید کے دن صبح صادق طلوع ہونے سے ہے۔

(الجوهرة النيرة على مختصر القدورى ، كتاب الزكاة،ج1 ص134، المطبعة الخيرية)

اور سنن ابی داؤدمیں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ

أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ صدقہ فطر لوگوں کے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے ادا

کیا جائے، راوی کہتے ہیں: چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز عید کے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر ادا کرتے تھے۔

(سنن ابي دَاوُدَ ،باب اللعب بالبنات، رقم الحديث 1060 مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

اور فتاوی عالمگیری میں ہے

وَالْمُسْتَحَبُّ لِلنَّاسِ أَنْ يُخْرِجُوا الْفِطْرَةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ إلَى الْمُصَلَّى

ترجمہ: لوگوں کے لئے فطرہ ادا کرنے کا مستحب وقت عید کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے بعد عید گاہ جانے سے پہلے ہے۔

(الفتاوی الهندية المعروف فتاوی عالمگیری ،کتاب الزکاۃ، ج 1 ص 192 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور کتاب المبسوط میں امام محمد بن احمد ابی سہل شمس الائمہ سرخسی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں

وَالصَّحِيحُ مِنْ الْمَذْهَبِ عِنْدَنَا أَنَّ تَعْجِيلَهُ جَائِزٌ لِسَنَةٍ وَلِسَنَتَيْنِ

ترجمہ: اور صحیح مذہب میں ہم احناف کے نزدیک صدقہ فطر کو ایک دو سال پہلے ادا کرنا بھی جائز ہے۔

(کتاب المبسوط للسرخسی ج 3 ص 110، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

اور ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ السامی فرماتے ہیں

وَفِي الْبُرْهَانِ وَابْنِ كَمَالِ بَاشَا وَفِي الْبَزَّازِيَّةِ الصَّحِيحُ جَوَازُ التَّعْجِيلِ لِسِنِينَ رَوَاهُ الْحَسَنُ عَنْ الْإِمَامِ اهـ وَكَذَا فِي الْمُحِيطِ

ترجمہ: اور برھان و ابن کمال پاشا اور بزازیہ میں ہے صحیح قول یہی ہے کہ (صدقہ فطر) کو چند سال پہلے ادا کرنا بھی جائز ہے اسی کو حسن نے امام سے روایت کیا اور ایسا ہی المحیط میں ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، ج2 ص 367، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور فتاوی عالمگیری میں ہے

وَإِنْ قَدَّمُوهَا عَلَى يَوْمِ الْفِطْرِ جَازَ، وَلَا تَفْضِيلَ بَيْنَ مُدَّةٍ، وَمُدَّةٍ، وَهُوَ الصَّحِيحُ

ترجمہ: اور اگر عید والے دن سے پہلے فطرہ ادا کریں تو بھی جائز ہے اور تقدیم والی مدت کی دوسری مدت پر کوئی فرق نہیں اوریہی صحیح ہے۔

(الفتاوی الهندية المعروف فتاوی عالمگیری ،کتاب الزکاۃ، ج 1 ص 192 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے

وَصَحَّ تَقْدِيمُهَا عَلَى يَوْمِ الْفِطْرِ لِوُجُودِ السَّبَبِ وَهُوَ رَأْسُ يُمَوِّنُهُ وَيَلِي عَلَيْهِ، وَالْوَقْتُ شَرْطُ وُجُوبِ الْأَدَاءِ وَالتَّعْجِيلُ بَعْدَ سَبَبِ الْوُجُوبِ جَائِزٌ كَمَا فِي الزَّكَاةِ (بِلَا فَرْقٍ بَيْنَ مُدَّةٍ وَمُدَّةٍ) ، وَلَوْ عَشْرُ سِنِينَ أَوْ أَكْثَرُ، هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ الْمُخْتَارُ كَمَا فِي أَكْثَرِ الْمُعْتَبَرَاتِ

ترجمہ: صدقۂ فطر عید والے دن سے پہلے ادا کرنا بھی صحیح ہے کیونکہ سبب پایا جارہا ہے اور وہ اس شخص کا موجود ہونا جو اس کی عیال میں ہے اور اس پر ولایت حاصل ہے اور وقت وجوب کی ادائیگی کے لئے شرط ہے جبکہ سبب وجوب کے جلدی کرنا (پہلے ادا کرنا) جائز ہے جیسا کہ زکوۃ میں ہوتا ہے (اور پہلے ادا کرنے کی) مدت میں کوئی فرق نہیں بیان کیا اگرچہ دس سال یا اس سے بھی زیادہ پہلے ادا کریں،یہی صحیح اور مختار ہے ، ایسا ہی اکثر معتبر کتب میں ہے۔

(مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر ج 1 ص 228،مطبوعہ دار احیاء التراث العربي،بیروت)

هــذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقــــــــر الی رحمۃ اللہ التــوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غــــفـــــــراللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

13/06/2018

الجواب صحیح و المجیب نجیح

مفتی محمد عطا اللہ نعیمی (عفی عنہ)

رئیس دارالحدیث ودارالافتاء جامعۃ النور

جمعیت أشاعت اهلسنت پاکستان

صدقہ فطر میں اجناس یا قیمت؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ فطرانہ میں اجناس ہی دینا ضروری ہے یا قیمت بھی دے سکتے ہیں؟۔ سائل:مزمل کارا (London)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

صدقہ فطر ادا کرتے ہوئے حدیث میں مذکور اجناس کا دینا شرط نہیں ہے بلکہ اگر کسی نے ان اجناس کی موجودہ قیمت(Market Value) سے ادا کر دیا تو بھی جائز ہے بلکہ فقراء کی حالت کے پیش نظر عام دنوں میں قیمت سے ادا کرنا افضل ہے،چنانچہ کتاب المبسوط میں امام سرخسی لکھتے ہیں

وَكَانَ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ: أَدَاءُ الْقِيمَةِ أَفْضَلُ؛ لِأَنَّهُ أَقْرَبُ إلَى مَنْفَعَةِ الْفَقِيرِ فَإِنَّهُ يَشْتَرِي بِهِ لِلْحَالِ مَا يَحْتَاجُ إلَيْهِ، وَالتَّنْصِيصُ عَلَى الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ كَانَ؛ لِأَنَّ الْبِيَاعَاتِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ بِالْمَدِينَةِ يَكُونُ بِهَا فَأَمَّا فِي دِيَارِنَا الْبِيَاعَاتُ تُجْرَى بِالنُّقُودِ، وَهِيَ أَعَزُّ الْأَمْوَالِ فَالْأَدَاءُ مِنْهَا أَفْضَلُ

ترجمہ: فقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اجناس کی قیمت ادا کرنا افضل ہے کیونکہ یہ فقیر کو نفع پہنچانے کے زیادہ قریب ہے کہ وہ اپنی حاجت کے أشیاء خرید سکے گا اور اس وقت مدینہ میں گندم اور جَو وغیرہ سے خرید و فروخت ہوتی تھی اس لئے حدیث میں ان کا ذکر ہے اور آجکل ہمارے علاقوں میں خرید و فروخت نقدی کے ساتھ ہوتی ہے لہذا یہ بھی ایک بہترین مال ہے اس لئے نقدی سے فطرہ ادا کرنا افضل ہے

(كتاب المبسوط للسرخسی ج 3 ص 107-108 ،مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

اور جوہرہ نیرہ میں امام ابوبکر بن علی بن محمد الحدادی الزبیدی الیمنی الحنفی فرماتے ہیں

وَعِنْدَنَا يَجُوزُ أَنْ يُعْطِيَ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ الْقِيمَةَ دَرَاهِمَ وَفُلُوسًا وَعُرُوضًا لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَغْنُوهُمْ عَنْ الْمَسْأَلَةِ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ وَلِأَنَّهُ إذَا أَخْرَجَ الدَّقِيقَ فَقَدْ أَسْقَطَ عَنْهُمْ الْمُؤْنَةَ وَعَجَّلَ لَهُمْ الْمَنْفَعَةَ وَمَا سِوَى مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ الْحُبُوبِ لَا يَجُوزُ إلَّا بِالْقِيمَةِ فَإِنْ قُلْت فَمَا الْأَفْضَلُ إخْرَاجُ الْقِيمَةِ أَوْ عَيْنِ الْمَنْصُوصِ قُلْت ذُكِرَ فِي الْفَتَاوَى أَنَّ أَدَاءَ الْقِيمَةِ أَفْضَلُ وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى لِأَنَّهُ أَدْفَعُ لِحَاجَةِ الْفَقِيرِ

ترجمہ:اور ہم احناف کے نزدیک فطرہ میں ان تما اشیاء کی قیمت دراہم، نقدی اور بقیہ سامان دینا بھی جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا تم فقراء کو آج جیسے دن میں مانگنے سے مستغنی کردو، اور اس وجہ سے بھی جائز ہے کہ اگر کسی نے فقراء کو گندم کا آٹا دے دیا تو فقراء سے آٹا پیسنے کی مشقت اس نے دور کردی اور کو جلدی نفع حاصل ہو گیا ، اور حدیث میں مذکور اجناس کے علاوہ سے کسی اور اناج سے فطرہ دینا چاہتا ہے تو اس کو فقط قیمت کے اعتبار سے دینا جائز ہو گا، اگر تو پوچھے کہ فطرہ کی قیمت دینا افضل ہے یا وہ چیزیں جو حدیث میں مذکور ہیں تو میں کہوں گا فتاوی میں مذکور ہے کہ قیمت ادا کرنا افضل ہے اور اسی پر فتوی ہے اس لئے یہ فقیر کی حاجت کو زیادہ دور کرتا ہے۔

(الجوهرة النيرة على مختصر القدورى ، كتاب الزكاة،ج1 ص134، المطبعة الخيرية)

اور علامہ علاءالدین حصکفی (المتوفی1088ھ) فرماتے ہیں

وَدَفْعُ الْقِيمَةِ أَيْ الدَّرَاهِمِ أَفْضَلُ مِنْ دَفْعِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَذْهَبِ الْمُفْتَى بِهِ جَوْهَرَةٌ وَبَحْرٌ عَنْ الظَّهِيرِيَّةِ وَهَذَا فِي السَّعَةِ، أَمَّا فِي الشِّدَّةِ فَدَفْعُ الْعَيْنِ أَفْضَلُ كَمَا لَا يَخْفَى

ترجمہ: اور فطرہ قیمت یعنی دراہم سے ادا کرنا بنسبت عین(اجناس) دینے سے افضل ہے مفتی بہ مذہب کے مطابق ایسا ہی جوہرہ اور بحر میں ظہیریہ کے حوالے سے مذکور ہے اور اسی(قیمت ادا کرنے) میں آسانی ہے بہر حال قحط سالی کے ایام میں عین(اجناس) دینا افضل ہے جیسا کہ یہ بات کسی پر مخفی نہیں ہے۔

(در المختارمع رد المحتار، کتاب الزکاۃ، ج2 ص 366 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے

وَنَقل فِي الْبَحْرِ عَنْ الظَّهِيرِيَّةِ أَنَّ الْفَتْوَى عَلَى أَنَّ الْقِيمَةَ أَفْضَلُ؛ لِأَنَّهُ أَدْفَعُ لِحَاجَةِ الْفَقِيرِ

بحر میں ظہیریہ کے حوالے سے منقول ہے اور اسی پر فتوی بھی ہے کہ صدقہ فطر قیمت سے ادا کرنا افضل ہے اس لئے یہ فقیر کی حاجت کو زیادہ دور کرتا ہے۔

(درر الحکام شرح غرر الاحکام ، کتاب الزکاۃ،ج 1 ص 196، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ)

ھذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقر الی رحمۃ اللہ التوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غفر اللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)
المتخصص في الفقه الاسلامي
11/06/2018

لقد اصاب من اجاب
مفتی عطا محمد مشاہدی (عفي عنه)
رئیس دار الافتاء دار العلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت ،یوپی،ھند

صدقہ فطر کس پر اور کب واجب ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟اور کب واجب ہوتا ہے؟ سائل: محمد سرفراز (جرمنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

صدقۂ فطر ہر اس آزاد مسلمان پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو یعنی اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونا(87.48 گرام)،یا ساڑھے باون تولے چاندی(612.35گرام) ،یا اتنی مالیت کی رقم،یا اتنی مالیت کا مال تجارت یا اتنی مالیت کا حاجات اصلیہ سے زائد سامان ہواوراس کا نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔نیز مالکِ نصاب مرد اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی ادا کرے گا ،چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر آدھا صاع(1.92Kg) گیہوں یا ایک صاع (3.84Kg) کھجوریا جو، چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام، مرد، عورت سب پر فرض کیا ہے۔

(سنن النسائی ، رقم الحدیث ، 1580 مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب)

اور فتاوی عالمگیری میں ہے

وَهِيَ وَاجِبَةٌ عَلَى الْحُرِّ الْمُسْلِمِ الْمَالِكِ لِمِقْدَارِ النِّصَابِ فَاضِلاً عَنْ حَوَائِجِهِ الْأَصْلِيَّةِ

ترجمہ: صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالکِ نصاب پر واجب ہے جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔
(الفتاوى الهندية المعروف فتاوى عالمگیری ،کتاب الزكاة، ج 1 ص 191، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور اسی میں ہے

وَوَقْتُ الْوُجُوبِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ فَمَنْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ

ترجمہ: صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت عید کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے فورًا بعد ہے، لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے مرگیا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔
(الفتاوى الهندية المعروف فتاوى عالمگیری ،کتاب الزكاة، ج 1 ص 192، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی بہار شریعت میں فرماتے ہیں

عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے مرگیا یا غنی تھا فقیر ہوگیا یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہوگیا تو واجب نہ ہوا اور اگر صبح طلوع ہونے کے بعد مرا یا صبح طلوع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہوگیا تو واجب ہے،صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالکِ نصاب پر جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے،اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔
(بہار شریعت،حصہ پنجم،صدقہ فطر کا بیان، ج 1 ص 935، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ پاکستان)

هـذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقـــــر الی رحمۃ اللہ التـوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
(غـفـــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)
المتخصص في الفقه الاسلامي
13/06/2018

ذالك كذلك و أني مصدق لذلك
مفتی عطا محمد مشاہدی (عفي عنه)
رئیس دار الافتاء دارالعلوم حشمت الرضا
پیلی بھیت ،یوپی،ہند

کیا انبیاء علیھم السلام پر فطرہ واجب ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا انبیاء علیھم السلام پر فطرہ واجب ہوتا ہے نیز ہمارے نبی کریم علیہ السلام نے کبھی فطرانہ ادا کیا ہے؟ سائل: ایک بھائی (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب، اللهم هداية الحق وا لصواب

انبیاء کرام علیھم السلام پر زکوۃ و فطرہ واجب نہیں ہوتا اور نہ ہی نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خود فطرہ ادا کرنا تلاش بسیار کے باوجود مل سکا اور اصول و روایات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے زکوۃ کی طرح فطرہ ادا نہیں فرمایا، کیونکہ اولًا: زکوۃ ان لوگوں کی گناہوں سے پاکیزگی و طہارت کے لئے ہوتی ہے جن سے گناہوں کا صدور ممکن ہو (جن سے گناہ سرزد ہو سکتا ہو)جبکہ انبیاء کرام علیھم السلام گناہوں سے معصوم ہیں اور ثانیًا: اس لئے کہ جو مال انبیاء کرام علیھم السلام کے مبارک ہاتھوں میں ہوتا ہے وہ اللہ کی امانت ہوتی ہے وہ خود اس مال و دولت کے مالک نہیں ہوتے اور نہ ہی (مال و دولت کا) کسی کو وارث بناتے ہیں۔چنانچہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِهَا

ترجمہ: اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو۔
(سورۃ التوبۃ103)

اس آیت کے تحت تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی اور تفسیر خازن میں امام علاء الدین علی خازن علیہما رحمۃ المھیمن فرماتے ہیں

أن الزكاة إنما وجبت لكونها طهرة من الآثام وصدور الآثام لا يمكن حصولها إلا من البالغ دون الصبي فوجب أن تجب الزكاة في مال البالغ دون الصبي وهذا قول أبي حنيفة

ترجمہ:(آیت کا ظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے)بے شک زکوۃ گناہوں سے پاک و صاف کرنے کے لئے واجب ہوئی ہے اور گناہوں کا صدور اور ان کا حصول بالغ ہی سے ہوتا ہے نابالغ بچوں سے نہیں، لہذا زکوۃ بھی بالغ پر ہی واجب ہوگی نابالغ بچوں پر واجب نہیں ہے اوریہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

(لباب التأويل في معاني التنزيل المعروف بتفسير الخازن ،ج 2 ص 403، مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت)

اور الفقہ الاکبر میں امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت علیہ رحمۃ الوارث فرماتے ہیں

والأنبياء عَلَيْهِم الصَّلَاة وَالسَّلَام كلهم منزهون عَن الصَّغَائِرِ والكبائر وَالْكفْر والقبائح

ترجمہ:تمام انبیاء کرام علیہم السلام صغیرہ، کبیرہ گناہوں،کفر اور ہر طرح کی فحش باتوں سے پاک و صاف ہوتے ہیں۔

(الفقہ الاکبر ص 37، مطبوعة مكتبة الفرقان،الإمارات العربية)

لہذا جب انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ سرزد ہونا ممکن ہی نہیں تو پھر اس گناہ کی تطہیر کیونکر ہو کہ زکوۃ و فطرہ واجب ہو۔اور صحیح البخاري میں حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

ترجمہ:نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

(صحيح البخاري ،كتاب الفرائض، رقم الحديث 6727، مطبوعہ دار طوق النجاة)

ایسا ہی ابو عبداللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن شہاب الدین بن محمد الزرقانی علیہ رحمۃ الھادی (المتوفي 1122 ہجری) شرح الزرقانی علی المواھب میں فرماتے ہیں

واعلم أن الأنبياء لا تجب الزكاة عليهم؛ لأنهم لا ملك لهم مع الله حتى تجب عليهم الزكاة فيه، وإنما يجب عليك زكاة ما أنت له مالك، إنما كانوا يشهدون ما في أيديهم من ودائع الله لهم يبذلونه في أوان بذله، ويمنعونه في غير محله؛ ولأن الزكاة إنما هي طهرة لما عساه أن يكون ممن وجبت عليه لقوله تعالى: {خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا} [التوبة: ١٠٣] ، والأنبياء عليهم السلام مبرؤون من الدنس، لوجوب العصمة لهم

ترجمہ: انبیاء کرام پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ مال و دولت کے مالک ہی نہیں ہوتے کہ ان پر زکوۃ واجب ہو(بلکہ وہ اللہ کی طرف سے امانت ہوتی ہے) بے شک بندے پر زکوۃ تبھی واجب ہوتی ہے جب وہ اس کا مالک ہو اور جو کچھ ان کے مبارک ہاتھوں میں ہوتا ہے(جس کے وہ بظاہر مالک ہوتے ہیں) وہ اللہ کے لئے مال کو ودیعت خیال فرماتے ہیں خرچ کے موقع پر صرف کر دیتے اور بے جا خرچ سے روکتے ہیں اور ویسے بھی زکوۃ ان لوگوں کی طہارت کے لئے ہے جن سے گناہوں کا صدور ممکن ہو کیونکہ اللہ کا فرمان ہے "اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو" جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں کی میل کچیل سے پاک ہوتے ہیں کیونکہ وہ معصوم ہیں یعنی ان سے گناہ سرزد ہو ہی نہیں سکتا۔

(شرح الزرقاني علي المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ،ج 11ص 202، مطبوعة دار الكتب العلمية)

اورر دالمحتار علی الدر المختار میں علامہ ابن عابدین محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی المتوفی 1252ھجری المعروف علامہ شامی علیہ رحمۃ السامی لکھتے ہیں

وَلَا تَجِبُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ لِأَنَّ الزَّكَاةَ طُهْرَةٌ لِمَنْ عَسَاهُ أَنْ يَتَدَنَّسَ وَالْأَنْبِيَاءُ مُبَرَّءُونَ مِنْهُ،

ترجمہ: انبیاء کرام پر زکوۃ واجب نہیں کیونکہ زکوۃ ان لوگوں کی طہارت کے لئے ہے جو گناہوں سے آلودہ ہوں جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، ج2 ص 256، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور الفقہ الإسلامی و أدلتہ میں ہے

ولكن لا تجب على الأنبياء إجماعاً؛ لأن الزكاة طهرة لمن عساه أن يتدنس، والأنبياء مبرؤون منه، ولأن ما في أيديهم ودائع لله، ولأنهم لا ملك لهم، ولا يُورَثون أيضاً

ترجمہ: اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی کیونکہ زکوۃ ان لوگوں کی طہارت کے لئے ہے جو گناہوں سے آلودہ ہوں جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جو مال ان کے مبارک ہاتھوں میں ہوتا ہے وہ اللہ کی امانت ہوتی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ یہ اس کے مالک نہیں ہوتے اور نہ ہی (مال و دولت کا) کسی کو وارث بناتے ہیں۔

(الفقہ الإسلامی و أدلتہ، ج 3 ص 1792، مطبوعة دار الفكر، سورية دمشق)

اور رد المحتار علی الدر المختار میں ہے

لِأَنَّ مُقْتَضَى جَعْلِ عَدَمِ الزَّكَاةِ مِنْ خُصُوصِيَّاتِهِمْ أَنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَ زَكَاةِ الْمَالِ وَالْبَدَنِ

ترجمہ: انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیات میں سے زکوۃ کا واجب نہ ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ زکاۃ المال (زکوۃ) اور زکاۃ البدن (فطرہ) میں کوئی فرق نہیں یعنی ان پر دونوں ہی واجب نہیں ہیں۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، ج2 ص 256، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ھذاما سنح لی،واللہ اعلم بالصواب

المفتقر الی رحمۃ اللہ التوّاب

ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

(غفر اللہ الغني ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

24/06/2018

الجواب صحیح

ابو اطہر مفتی محمد اظہر المدني (سلمه الغني)

رئیس دار الافتاء فیضان شریعت